

Posted on Kitab Nagri

درد دل کی تو دوا

تیسرا حصہ))

زہرا فرخ حسن

ان سب ویب، بلاگ، یوٹیوب چینل اور ایپ والوں کو تنبیہ کی جاتی ہے کہ اس ناول کو چوری کر کے پوسٹ کرنے سے باز رہیں ورنہ ادارہ کتاب نگری اور رائیٹرز ان کے خلاف ہر طرح کی قانونی کارروائی کرنے کے مجاز ہوں گے۔

EPISODE 3

چھن چھن کر کے باہر سے پردے سے آتی روشنی سیدھے اس کی آنکھوں کو اذیت دینے لگی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر بغل میں رکھا دوسرا تکیہ جھٹ سے اپنے چہرے پر رکھ لیا۔ کچھ دیر ایسے ہی تکیہ چہرے پر رکھے ہوئے وہ کاہلی سے بستر پر لیٹا کر وٹ بدلتا رہا تھا پھر ایلیار نے تکیہ چہرے سے ہٹا کر مندی مندی آنکھیں کھول کر گھڑی دیکھی تھی، دوپہر کا وقت ہونے لگا تھا یعنی اسے سوتے ہوئے اتنی دیر ہو چکی

۷

Posted on Kitab Nagri

خود پر سے کمفرٹر پھینک کر وہ فوراً اٹھ بیٹھا۔ بالوں میں انگلیاں پھیرتے ہوئے وہ بیڈ سے نیچے اتر اٹھا۔ آفس تو اس نے جان بوجھ کر مس کیا تھا۔ رات اتنی دیر سونے کی وجہ سے اس کی آنکھیں اب جاگر کھلی تھیں۔ رات کی ساری باتیں یاد آئی تو اس نے ایک بھر پورا انگڑائی لی تھی۔ سب سوچتے ہوئے بار بار ہونٹوں پر مسکراہٹ آ جاتی۔ یہی سب سوچتے وہ واش روم میں گھسنا تھا۔

تھوڑی ہی دیر میں وہ ایک دم فریش سائیچے تھا۔ ملازموں کے علاوہ کوئی اور نظر نہیں آ رہا تھا۔ ”ڈیڈ اور می تو آفس چلے گئے ہوں گے شمین میڈم کہاں ہے۔؟“ دل میں سوچتے ہوئے اس نے ملازمہ کو فریش جوس لانے کو بولا تھا اور وہیں سو فے پر نیم دراز ہو گیا۔۔۔ موبائل چیک کرتے ہوئے بار بار زہن شمین کی ہی طرف جارہا تھا۔

”شمین کہاں ہے۔؟“ ملازمہ کچھ ہی دیر میں جوس کا گلاس لے کر حاضر ہو گئی تھی۔ ایلپار نے گلاس
ٹرے سے اٹھاتے ہوئے موبائل کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔
”وہ تو بڑی ماں جی کی طرف ہے۔“ ملازمہ نے بتایا تو ایلپار نے موبائل پاکٹ میں ڈالتے ہوئے سر ہلا کر
کہا۔ ”اچھا تم یہ گلاس لے جاؤ۔ میرے لئے بریک فاسٹ نہیں بنانا میں اب سیدھا لنچ کروں گا۔“ ایک
ہی سانس میں سارا جوس کا گلاس خالی کر کے وہ سوئے سے اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے قدم تیزی سے بڑی
ماں کے پورشن کی طرف بڑھے تھے۔

Posted on Kitab Nagri

”آج لگتا تھا سونے کے سارے ریکارڈ قائم کرنے تھے تمہیں۔“ جیسے ہی وہ بڑی ماں کی طرف آیا۔ ایلیار کو اپنی طرف آتے دیکھ کر نیلم نے چمک کر کہا تھا۔ شمین نے فوراً گردن موڑ کر اندر آتے ایلیار کی طرف دیکھا

”آپ کھانے اور بولنے کے ریکارڈ قائم کرتی رہتی ہے۔ میں نے سوچا میں سونے کا ہی کر لوں۔“ وہ بولتا ہوا آکر ان لوگوں کے سامنے والے سونے پر گرنے والے انداز میں بیٹھا تھا۔

”ایلی تم نے کچھ کھایا میں ناشتہ لاؤں تمہارے لئے۔“ بے ساختہ ہی شمین نے بڑی فکر سے اس سے پوچھا تھا، ایلیار اسے دیکھتے ہوئے مسکرا دیا۔

”جوس لیا ہے ابھی۔ اب سیدھے لہجے کروں گا تم پریشان مت ہو۔“ ثمنین سے نرمی سے کہہ کر وہ وہی سونے پر دراز ہو گیا۔ اتنی دیر میں بس نیلم دونوں کے چہرے کو دیکھ کر مسکراتی رہی تھی۔

”گھر میں اتنا سناٹا کیوں ہے بڑی ماں اور بچے نظر نہیں آ رہے ہیں۔“ ایلینار نے لیٹے لیٹے ہی چاروں طرف دیکھتے ہوئے نیلم سے پوچھا

”بچے اپنی داد اور پاپا کے ساتھ اپنے ددھیال گئے ہوئے ہے۔“ نیلم نے بتایا۔

”کیوں خیریت؟“ نیلم کے بتانے پر وہ اٹھ کر بیٹھ گیا۔ بڑی ماں کا ادھر جانا کم ہی ہوتا تھا۔ بس کبھی کبھار کسی فنکشنز میں یا کسی کی عیادت وغیرہ پر۔ اب جو وہ بچوں اور سابق سمیت گئی تو اس کا پوچھنا لازمی بنتا تھا۔ پوچھتے ہوئے ایک نظر خود کو دیکھتی تھیں کو دیکھ کر مسکراہٹ اچھالی۔

Posted on Kitab Nagri

”ہاں سب خیریت ہے، یہ سب تمہارے بھائی صاحب کی کارستانی ہے۔“ نیلم ایسا جل کر بولی تھی کی ایلیار اور شمین نے ایک دوسرے کو سوالیہ نظروں سے دیکھا کی اب کیا جھگڑا ہو گیا۔ ایلیار نے لاعلمی سے کاندھے اچکا کر پھر سے نیلم کو دیکھ کر پوچھا۔ ”اب کون سی خطا کر دی بیچارے میرے بھائی صاحب نے۔“

”بیچارے بھائی صاحب وہ تمہیں بیچارے لگتے ہے۔“ نیلم جیسے اس کے بیچارے کہنے پر درد سے بلبلا گئی

”اچھا گناہ گار اور خطا کار بھائی صاحب، اب خوش۔“ ایلیار نے فوراً سنجیدگی سے تصحیح کی.. اس کے بے ساختہ بولنے پر شمین کو ایک دم سے ہنسی آئی تھی

”بری بات... ہنستے نہیں ہے بھابھی کو برا لگے گا۔“ ثمنین کے ہنسنے پر اس نے ٹوک دیا۔ اف ایلیار کا سنجیدہ چہرہ مگر اس کی شرارت بھری آنکھیں ثمنین منہ پر ہاتھ رکھے ہنسی تو ہنستی چلی گئی۔ نیلم نے جل کر ایلیار کو دیکھا

”دیکھ لیں اپنی نند کو۔ آپ پر ہنس رہی ہے میں تو ایک دم چپ بیٹھا ہوں۔“ ایلین نے ہنستی ہوئی شمین کی طرف اشارہ کر کے خود کو بے گناہ ثابت کرنا چاہا۔

Posted on Kitab Nagri

”ہاں تم پھلجھڑی چھوڑ کر سنجیدہ بنے رہو اور تمہیں تو میں بتاتی ہوں۔“ انہوں نے ایلپار کو ناراضگی سے دیکھ کر ہنستی شمین کو کشن اٹھا کر مارا۔ شمین نے بچنے کے لئے فوراً اپنے ہاتھ آگے کئے تھے مگر انہوں نے کشن سے مارنا نہیں چھوڑا۔

”بس کرے کیوں بیچاری کو مارے جا رہی ہے۔ گناہ گار بھائی کا غصہ اس پر کیوں نکال رہی ہے۔“ ایلینار نے ایک دم سے اٹھ کر ان کے ہاتھ سے کشن چھینا اور جا کر دوبارہ اپنی جگہ پر لیٹ گیا۔ ثمنین نے تشکر بھری نظروں سے اسے دیکھ کر نیلم کی طرف دیکھا

”میں اب آپ کے پاس بیٹھوں گی ہی نہیں مجھے ہی مارنے کو دوڑتی ہے۔“ ثمنین خفگی سے کہتی ان کے پاس سے اٹھ کر دوسرے سنگل سوئے پر جانے کے لئے بڑھی۔

”ہاں جاؤ اپنے ہمدرد کے پاس بیٹھ جاؤ۔“ نیلم کو کیا سوچھی کی انہوں نے اسے تیزی سے پکڑ کر جس سونے پر ایلپار لیٹا تھا وہی دھکا دے دیا۔ ثمن اس حملے کے لئے بالکل تیار نہیں تھی اور خود ایلپار بھی وہ تو آرام سے آنکھیں بند کئے ہوئے لیٹا ہوا تھا.... بھابھی کے دھکے سے وہ لیٹے ہوئے ایلپار پر پوری کی پوری گر ہی گئی۔

اس اچانک افتاد پر ایلیار اور شمین دونوں ہی بوکھلا گئے۔ شمین کا چہرہ بالکل اس کے چہرے کے اوپر تھا۔ وہ دونوں ساتھ کتنے اچھے لگتے ہیں ہنستی ہوئی نیلم کے دل میں ایک دم سے خیال آیا تھا مگر ایلیار، انہوں

Posted on Kitab Nagri

”ہاں تم پھلجھڑی چھوڑ کر سنجیدہ بنے رہو اور تمہیں تو میں بتاتی ہوں۔“ انہوں نے ایلیار کو ناراضگی سے دیکھ کر ہنستی شمین کو کشن اٹھا کر مارا۔ شمین نے بچنے کے لئے فوراً اپنے ہاتھ آگے کئے تھے مگر انہوں نے کشن سے مارنا نہیں چھوڑا۔

”بس کرے کیوں بیچاری کو مارے جا رہی ہے۔ گناہ گار بھائی کا غصہ اس پر کیوں نکال رہی ہے۔“ ایلینار نے ایک دم سے اٹھ کر ان کے ہاتھ سے کشن چھینا اور جا کر دوبارہ اپنی جگہ پر لیٹ گیا۔ ثمنین نے تشکر بھری نظروں سے اسے دیکھ کر نیلم کی طرف دیکھا

”میں اب آپ کے پاس بیٹھوں گی ہی نہیں مجھے ہی مارنے کو دوڑتی ہے۔“ شمین خفگی سے کہتی ان کے پاس سے اٹھ کر دوسرے سنگل سوئے پر جانے کے لئے بڑھی۔

”ہاں جاؤ اپنے ہمدرد کے پاس بیٹھ جاؤ۔“ نیلم کو کیا سوچھی کی انہوں نے اسے تیزی سے پکڑ کر جس سونے پر ایلپار لیٹا تھا وہی دھکا دے دیا۔ ثنین اس حملے کے لئے بالکل تیار نہیں تھی اور خود ایلپار بھی وہ تو آرام سے آنکھیں بند کئے ہوئے لیٹا ہوا تھا.... بھابھی کے دھکے سے وہ لیٹے ہوئے ایلپار پر پوری کی پوری گر ہی گئی۔

اس اچانک افتاد پر ایلیار اور شمین دونوں ہی بوکھلا گئے۔ شمین کا چہرہ بالکل اس کے چہرے کے اوپر تھا۔ وہ دونوں ساتھ کتنے اچھے لگتے ہیں ہنستی ہوئی نیلم کے دل میں ایک دم سے خیال آیا تھا مگر ایلیار، انہوں

Posted on Kitab Nagri

میرے پاس چٹ چھوڑ کر گئے تھے کی سوری نیلم چچا کو بچوں اور اپنی بھابھی کی یاد آرہی ہے اور مجھ سے ان کو کچھ کام ہے اس لئے شاپنگ پھر کبھی۔ اتنا دل خراب ہو امیر اب بتاؤ غصہ ناکروں۔“ نیلم لگاتار بولتے ہوئے اپنے جلے دل کا سارا ابال نکال رہی تھی۔ ایلیار کب سے ان کا منتظر تھا کی وہ خاموش ہو تو کچھ بولے۔ ویسے اسے اس میں کوئی ناراض ہونے والی بات نہیں لگی تھی۔

”انہیں بھائی سے سچ میں کوئی کام پڑ گیا ہو گا۔“ ایلیار نے سابق کی دفاع کی۔

”مجھے بس ستانے میں انہیں مزا آتا ہے۔“ نیلم بہت زیادہ تپتی ہوئی تھی۔

”آپ اتنا چڑتی کیوں ہے۔“ ثمنین نے اس بار ان کی گفتگو میں حصہ لیا۔ ایلیار پھر سے سو فے پر دراز ہو چکا تھا۔

”تمہیں نہیں معلوم جب تمہاری شادی ہو گی نا، تو پتا چلے گا کی کیا ہوتی ہیں یہ شوہروں کی قوم۔ شروع شروع میں ایسا جتاتے ہے، آپ سے عزیز کوئی نہیں، منہ سے کہنے سے پہلے سارے کام میں آگے اور پھر جب کچھ سال بیتتے ہے تو ہر کام میں بہانے شروع اور بچے ہو جائے تو پورے کے پورے باگڑ بلے بن جاتے ہیں۔“ آج بھابھی کچھ زیادہ ہی چڑی ہوئی تھی، ورنہ وہ دونوں ایک دوسرے سے کتنی محبت کرتے ہیں، یہ ایلیار تو جانتا ہی تھا۔ ثمنین بھی اتنے دنوں میں اچھے سے سمجھ گئی تھی۔

بس سابق بھائی کو جب موقع ملتا نیلم کو چھیڑنے کے لئے یہی سب کرتے۔ ایلیار جانتا تھا بھابھی کو شاپنگ کا کریز ہے۔ وہ ایک بار مارکیٹ نکل جاتی ہے تو ان کا گھر آنے کا دل نہیں کرتا۔ اس لئے

Posted on Kitab Nagri

سابق بھائی ان کی شاپنگ سے بچتے تھے۔ اب بیوی کو منع نہیں کر پائے تو بہانے سے بھاگ گئے۔ وہ سب سوچتے ہوئے نیلم کا سارا جلال نکلتے سن رہا تھا، جو وہ شمین کو سنار ہی تھی۔

”تم سے کہہ رہی ہوں ثمنین۔ تمہاری شادی جب ہو جائے تو اس پر اپنی گرفت مضبوط رکھنا کبھی اس کی باتوں میں مت پھنسنا۔“ نیلم کے ایک دم کہنے پر ثمنین ایلیار کے سامنے بوکھلا سی گئی وہ کہاں سے کہاں پہنچ گئی۔ ایلیار نے افسوس سے سر ہلایا۔ اچھی ٹریننگ دی جا رہی تھی۔

”بھابھی، بس کرے۔“ ثمنین نے ٹوکا کہیں وہ ایلیار کی موجودگی میں ہی زیادہ ہی ناکھل جائے۔

”سمجھا رہی ہوں گانٹھ باندھ لو۔ اپنے شوہر کو خوب نکیل ڈال کر رکھنا۔ زرا سا بھی ڈھیل مت دینا ورنہ

پھر ہر روز کے بہانے ہی پلے پڑیں گے۔“ ثمنین نے سر تھام کر چپکے سے دوسرے سوئے پر لیٹے ایلیار

کو دیکھا۔

”کیا بھابی اس میں اس بچارے کا کیا قصور کی آپ اس پر بھی پہنچ گئی۔“ ایلین نے منہ بنا کر لیٹے لیٹے کہا تو نیلم نے نا سہجی سے اسے دیکھا۔

”اے کون بیچارہ یہاں آگیا جس تک میں پہنچ گئی ہوں۔“

”وہی بیچارہ جس کے لئے آپ فرمان جاری کر رہی ہے کی اس کی باتوں میں مت پھنسنا اس پر گرفت مضبوط رکھنا۔ گھدھا سمجھ کر نکیل ڈال لینا گلے میں رسی ڈال لینا تا کی وہ رسی ڈھیلی کر کے بھاگ نا جائے

Posted on Kitab Nagri

ویسے ہوتے ہیں۔ ہو سکتا ہے وہ بہت کیرینگ اور لوینگ ہو۔ شمین سے کبھی بہانے بازی ناکرے، کبھی وعدہ کر کے بھاگے نہیں، جیسے آپ کے میاں کرتے ہے۔ “ایلیار بڑے سکون سے پیر ٹیبل پر رکھ کر انہیں دیکھ رہا تھا۔ شمین منہ کھولے دونوں کو دیکھ رہی تھی۔ اس انسان کے لئے اتنی بحث جو سرے سے ہے ہی نہیں۔

”اب میرے میاں اتنے بھی بہانے باز نہیں۔“ نیلم کے منہ سے بے ساختہ نکلا۔
”ایک بات پر قائم رہے۔ ایک بار ایسے ایک بار ویسے۔ تو وہ جب ایسے ویسے نہیں آپ اسے کیوں بہکا رہی ہے لڑائی کروانی ہے اس کی۔“ ایلیار کی بات پر نیلم نے ناک پھولائی۔
”میں کیوں لڑائی کروانے لگی۔ میری نند ہے سمجھنا میرا کام ہے تم مت بولوں بیچ میں۔“ نیلم تو لڑنے کے لئے تیار ہو گئی۔

”آپ کی نند ہے مجھے معلوم ہے مگر آپ سمجھانے والے نہیں بہکانے والے کام کر رہی تھی۔“ ایلیار بھی کیا کم تھا پٹاخ سے جواب دیا، شمین کی برداشت جواب دے گئی۔
”بس کرے آپ دونوں۔ اسے کیسے صحیح رکھنا ہے میں سمجھ لوں گی۔ میرا میاں ہو گا میں سنبھال لوں گی۔“ وہ ایک دم سے تیز آواز میں دونوں کو دپٹ کر بولی تھی۔ اس کے ایک دم سے بولنے پر نیلم اور ایلیار نے ایک دوسرے کے منہ کو دیکھا۔

Posted on Kitab Nagri

”اچھا جی شاپنگ میرے پیسے کی کر کے، چند روپیوں کا لنچ کروا کر آپ حاتم تائی کی جانشین بن جائے“ وہ ابھی جانے کے موڑ میں نہیں لگ رہا تھا۔

”شاپنگ تو تمہارے بھائی کے پیسے سے کروں گی۔ چلے گئے تو کیا ان کا کریڈٹ کارڈ تو میرے پاس ہے۔“ نیلم نے فخر سے کہہ کر ایلیار کو دیکھا جو آنکھیں بند کئے آرام سے پڑا ہوا تھا۔

”چلو نامیرے بھائی مجھے ڈرائیونگ آتی تو کبھی نہیں کہتی“

”تو ڈرائیور کے ساتھ چلی جائے“ جھٹ سے مشورہ دے دیا۔

”تمہیں معلوم ہے۔ مجھے ڈرائیور کے ساتھ جانا بالکل نہیں پسند۔ تم چلو قسم سے زیادہ دیر نہیں بس کچھ دیر۔“ وہ لگاتار اس کی منتیں کر رہی تھی

”چلے جاؤ نا ایلی۔ بھابھی بیچاری کتنے پیار سے کہہ رہی ہے اتنے نکھرے کیوں کر رہے ہو۔“ اس بار شمین بول اٹھی۔ اس کی ہمدرد طبیعت کو یہ بات اچھی نہیں لگی کی بھابھی اتنی منت کرے۔ ایلیار گہری سانس لے کر اٹھ گیا۔

”ٹھیک ہے چلتا ہوں ویسے بھی میں مان گیا تھا۔ بس آپ وعدہ کرے شاپنگ جلدی نپٹائے گی۔“ نیلم
ایک دم سے خوش ہو گئی فوراً جلدی جلدی ہاں میں سر ہلایا تھا۔

Posted on Kitab Nagri

”چلو ثمن تیار ہو جاؤ چلتے ہے۔“ انہوں نے کہنے کے ساتھ ساتھ مارے خوشی کے ثمن کا کاندھا بھی ہلا

ڈالا

”نہیں نہیں بھا بھی مجھے نہیں جانا۔“ وہ تو گھبراہٹ ہو گئی

”کیوں نہیں جب سے یہاں آئی ہو یہی نکھرا ہے کہیں نہیں جانا۔“ نیلم نے خفگی سے اسے دیکھا ایلار

بھی اسے دیکھ رہا تھا

”وہ کیا ہے نا بھا بھی مجھے بھیڑ بھاڑ والے علاقوں سے ڈر لگتا ہے۔ بازار وغیرہ جاتے ہوئے گھبراہٹ

ہوتی ہے۔ لوگوں سے خوف آتا ہے کی کون کیسا ہو۔“ معصومیت سے بولتی وہ ایک دم سچ کہہ رہی تھی

وجہ بھی معلوم تھی ایلار بغور اسے دیکھ رہا تھا

”ارے بابا کچھ نہیں ہوتا میں ہوگی نا تمہارے ساتھ۔“ نیلم کی بات پر ایلار مسکرایا

”ہاں بھا بھی جیسے پہلوان کے ساتھ ہوتے ہوئے کیا ڈر۔“ اس کے مزاق پر بھا بھی نے کشن اسے دے

مارا ثمن بھی مسکرا دی

www.kitabnagri.com

”تم چلو کچھ نہیں ہوتا۔ تمہارے لئے بھی شاپنگ کرنی ہے آخر تم بھی تو چل رہی ہو میرے ساتھ۔“

بھا بھی جو بولی تھی ثمن گھبرا اٹھی

”ایک منٹ اسے کہاں لے جا رہی ہے آپ۔“ ایلار نے فوراً سنجیدگی سے پوچھا

”اپنے ساتھ شادی میں اور کہاں۔“ نیلم نے جلدی سے بتایا

Posted on Kitab Nagri

”ٹینشن مت لے بھابھی اٹھا کر لے آؤں گا منہ دکھائی کے لئے۔“ ایلیار کی شرارت پر وہ زور سے ہنس دی وہی ثمنین بس اسے گھور کر رہ گئی۔

”چلے اب جلدی سے تیار ہو کر نیچے آئے میں کار میں ویٹ کر رہا ہوں آپ دونوں کا۔“ ایلیار کہتے ہی اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

”تم چلو ہم آتے ہے۔“ نیلم کے کہتے ہی ایلیار سر ہلا کر باہر نکل آیا۔ باہر آکر وہ کار گیراج سے نکالنے کے لئے بڑھ گیا۔ ابھی پندرہ منٹ ہی ہوئے تھے کی ثمنین اسے آتی دکھائی دی تھی۔ ایلیار کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آگئی۔

”میں ڈرائیور نہیں آگے بیٹھو۔“ اسے بیک ڈور کھولتا دیکھ کر ایلیار فوراً بولا تھا۔
”بھابھی بیٹھ جائے گی۔“ ثمنین کہتے ہی بیک ڈور کھول کر پیچھے بیٹھ گئی۔ ایلیار کار کا ڈور کھولتے ہوئے نیچے اتر آیا۔

”چلو نیچے اترو۔“ ثمنین نے حیرت سے اسے ڈور کھول کر خود کو حکم دیتے ایلیار کو دیکھا۔
”کیوں؟“ وہ حیرانی سے اس کا چہرے دیکھنے لگی تھی۔

”اتر تو تم زرا۔“ اس بار جھنجلا کر کہا، ثمنین حیران پریشان سی اتر آئی۔ ایلیار نے اس کے اترتے ہی فرنٹ ڈور کھول کر اس کا بازو تھام کر اسے ڈرائیونگ سیٹ کے ساتھ والی سیٹ پر بٹھادیا۔ ثمنین بس ہکا بکا سی دیکھتی رہ گئی۔ وہ منہ کھولے سے اسے دوبارہ ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھتے دیکھ رہی تھی۔

درد دل کی تودوا۔ از۔ زہر افرخ حسن۔۔۔۔۔۔ کتاب نگری۔

Posted on Kitab Nagri

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/ Pg/ Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

”تم نے سلبریٹ کر لیا بس اور کسی سے کہنے کی ضرورت نہیں۔“ ثمین سیٹ سے داہنا کا ندھا ٹیک کر اس کی طرف دیکھتی کسی اور ہی دنیا میں پہنچی تھی۔

”میں نے تو سوچا تھا ہم پھر سے کہیں گھومنے چلتے، پورا دن سلبرٹ کرتے۔“ ایلینار بھی جیسے اسی میں کھویا تھا دونوں ایک دوسرے کو دیکھتے دنیا بھلائے ہوئے تھے۔

”اچھارات گھوم کر دل نہیں بھرا۔“ وہ اس بار ہنسی تھی کار میں جیسے گھنگھرو سے بج گئے۔

”تمہارے ساتھ سے کیا دل بھر سکتا ہے۔“ ثمین کی نگاہوں میں دو روشن آنکھوں کا جادو چھانے لگا، وہ سب بھولے بس ان آنکھوں میں دیکھ رہی تھی۔

Posted on Kitab Nagri

”چلو بھئی بہت دیر ہو گئی ہے۔“ بھا بھی کی آواز پر جیسے دونوں خواب سے جاگے ہو۔۔۔۔۔۔ دونوں ہی تیزی سے سیدھے ہو کر بیٹھ گئے۔ بھا بھی بیک ڈور کھولتی اب بیٹھ گئی۔ ایلیار مسکراتے ہوئے کار اسٹراٹ کر چکا تھا۔

..........*.....*.....*

ملازمہ آہستہ آہستہ شمین کے روم کے پاس آکر کھڑی ہو گئی اور ہاتھوں کی مٹھی بنا کر دروازے کو بجایا تھا۔ کچھ دیر منتظر رہنے کے بعد کوئی آواز نہیں آئی تو اس نے ایک بار پھر دروازے پر ہاتھ مارا۔ دروازے پر زوردار دستک ہوئی تو شمین نے کسلمندی سے آنکھیں کھولی تھی۔ دروازہ اب بھی ہلکے ہلکے بجایا جا رہا تھا۔ وہ تیزی سے بیڈ سے نیچے اتری اور فوراً آکر دروازہ کھولا تھا۔

”بی بی جی سب ڈائینگ روم میں جمع ہو گئے ہیں آپ کو بلا رہے ہیں۔“ سامنے ملازمہ اسے بلانے کے لئے کھڑی تھی۔

”ڈنر کا وقت ہو گیا ہے۔“ شمین نے تعجب سے اس کی شکل دیکھی۔

”جی کب کا۔۔۔ آپ سو گئی تھی کیا۔“ ملازمہ نے عادت کے مطابق دانت پھاڑا۔

Posted on Kitab Nagri

”اچھا تم چلو میں آتی ہوں۔“ ثمنین اس سے کہہ کر دروازہ بند کر کے فوراً دُاش روم کی طرف بھاگی تا کی وضو کر کے پہلے نماز پڑھ لے۔ جلدی جلدی کرتے ہوئے بھی اسے نیچے پہنچتے ہوئے دیر ہو گئی

”السلام علیکم.... سوری میں لیٹ ہو گئی۔“ ثمنین سب کو سلام کرتی جلدی سے جو خالی کرسی ملی تھی اسی کو کھینچ کر بیٹھنے لگی، یہ دیکھے بنا کی جلدی جلدی میں وہ ایلیار کے ساتھ والی کرسی کھینچ کر بیٹھ گئی ہے

”کوئی بات نہیں ابھی فائق بھی نہیں آیا ہے۔ کھانا کسی نے بھی شروع نہیں کیا ہیں۔“ بڑی ماں نے پیار سے کہہ کر اس کی شرمندگی دور کر دی ثمنین سکون سے بس مسکرا دی

”تھکان دور ہو گئی تمھاری۔“ ایلیار نے اس کے بیٹھتے ہی اس کی طرف جھک کر سرگوشی میں پوچھا تھا۔ ثمنین کو اب سمجھ میں آیا وہ جلدی میں کہاں بیٹھ گئی ہے۔ چور نظروں سے سب کی طرف دیکھا سب اپنے اپنے میں مگن تھے۔ کسی کا بھی دھیان ان دونوں کی طرف نہیں تھا۔

”پہلے چلا چلا کر تھکاتے ہو اب پوچھ رہے ہو تھکان اتری کی نہیں۔“ اسے ابھی ابھی اپنی ایلیار سے ناراضگی یاد آئی تھی۔ شاپنگ کے ٹائم جو کچھ ہوا تھا سب یاد آ گیا۔ مارکیٹ میں اس کی لاکھ تھکنے کے باوجود بھی ان دونوں نے اسے گھما گھما کر خوب تھکایا تھا۔

Posted on Kitab Nagri

”آج میں تمہارا ڈرنکال کر رہوں گا۔“ ایلیار نے اسی ارادے سے اسے گھما گھما کر گھن چکر بنا ڈالا تھا۔ نیلم بڑی خوشی سے ایک شاپ سے دوسری شاپ گھوم رہی تھی۔ وہی وہ تھک کے چور ہو گئی۔

”بڑی نازک ہو تم۔ اپنے میاں کا تو کباڑا کر دوں گی۔ وہ بیچارہ تو تمہیں چھونے سے بھی ڈرے گا۔“

اف نیلم کی زبان وہ تو ایلیار کے سامنے پانی پانی ہو گئی تھی۔

ثمین کو سب یاد آ گیا خود کو دیکھتے ہوئے مسکراتے ایلیار کو گھور کر دیکھا بھی اور ساتھ ہی ناراضگی کے اظہار کے لئے جیسے ہی اس نے اٹھ کر دوسری کرسی میں بیٹھنا چاہا، ایلیار نے جھٹ سے اس کا ہاتھ اپنے مضبوط ہاتھ میں جکڑ لیا۔

ثمین چپ سی ہو کر بیٹھی رہ گئی۔ اب وہ سب کے سامنے تو اس پر چیخ چلا نہیں سکتی تھی۔ نجانے کیوں وہ ایلیار کے سامنے خود کو بے بس پاتی تھی۔ ایلیار کے علاوہ اسے کبھی کسی بھی نے ہاتھ بھی نہیں لگایا تھا لیکن وہ اس کے ساتھ ہوتی تو سب بھول جاتی۔ اسے لگتا بس وہی اس کا محرم ہے، اس کا چھونا، اس کا دیکھنا، کبھی اسے برا ہی نہیں لگتا تھا یا شاید اس کے چھونے میں بھی اتنی پاکیزگی کی تھی اسے سب برا لگنے کے بجائے اچھا لگتا تھا۔

”ہاتھ چھوڑو میرا۔“ ثمین نے سرگوشی نما آواز میں اس سے کہہ کر اپنے دوسرے ہاتھ سے اپنا ہاتھ چھڑانا چاہا۔ ایلیار نے آرام سے اس کا ہاتھ پکڑے پکڑے اسے آنکھ ماری تھی۔ ثمین نے گھبرا کر سب

Posted on Kitab Nagri

کے چہرے دیکھے۔ نیلم عادل سے کچھ کہہ رہی تھی، ساقب بھائی موبائل میں بزی تھے، بڑی ماں عاقب کی بات سن رہی تھی۔ نگار جب بھی سب کے ساتھ ہوتی ان کی نگاہ اپنے موبائل پر ہی ہوتی تھی۔ اب بھی نگاہیں موبائل پر ہی تھی۔ فائق صاحب ابھی تک آئے نہیں تھے۔ ان دونوں کو کوئی نہیں دیکھ رہا تھا۔ اسی لئے وہ اتنا شیر بنا ہوا تھا۔

”ایلی ہاتھ چھوڑو۔“ وہ گھبراہٹ سے سب کی طرف دیکھتے ہوئے آہستہ سے بولی۔ کلائی چھڑانے کی کوشش بھی جاری تھی۔

”پہلے کہو ناراض نہیں ہو۔“ ایلیار تو کچھ اور ہی موڈ میں تھا اس کی کلائی پر گرفت اور مضبوط ہو گئی۔

”افف.....“ اس کے منہ سے اف اونچی آواز میں نکلا تھا۔ سب کی آنکھوں نے فوراً ثمنین طرف دیکھنا شروع کیا تو ایلینار نے تیزی سے اس کا ہاتھ چھوڑ دیا اور اسی تیزی سے اپنا موبائل اٹھا کر ایسا بن گیا جیسے کب سے بس موبائل میں لگا ہوا ہے۔

”کیا ہوا؟“ بڑی ماں نے فکر سے پوچھا شمین خود شرمندہ ہو گئی تھی، اب کہے تو کیا کہے۔ ”وہ بڑی ماں آج بہت تھک گئی ہوں ناپیروں میں درد سا اٹھاتا۔ اس لئے اف نکل گئی۔“ اس کا بوند اسکا بہانا۔ ایلینار نے بڑی مشکل سے اپنے موبائل میں کچھ ٹائپ کرتے ہوئے اپنی ہنسی دبائی۔ نگار نے ناگواری سے

Posted on Kitab Nagri

ثمین کو ایلیار کے بغل میں بیٹھا دیکھا تھا پھر سر جھٹک کر اپنے موبائل کی اسکرین کو دیکھنے لگی

”کوئی دوا لے لو بیٹا، ایلی تم کوئی پین کیلر دے دوا سے۔“ بڑی ماں نے جھٹ سے ایلیار کو ثمین کو دوا دینے کا حکم دیا۔

”جی پھوپھو... لاؤں پین کیلر آپ کے لئے۔“ وہ بڑی سنجیدگی سے سر گھما کر اسے دیکھتے ہوئے پوچھ رہا تھا۔ ثمین نے دل ہی دل میں دانت پیستے اسے گالی دیتے ہوئے بس نفی میں سر ہلایا۔

”در زیادہ ہو رہا ہے تو لا دوں۔“ شرارت اس کی آنکھوں سے پھوٹی پڑ رہی تھی مگر چہرہ ایک دم سنجیدہ تھا۔

”نہیں بولانا ایک بار... چپ اب۔“ اس بار وہ اسے گھڑک کر بولی۔ بڑی ماں نے اپنی مسکراہٹ دبائی۔

نیلیم اور سابق بھی سر جھٹک کر ہنس دئے۔ بس ایک نگار تھی جو بار بار پہلوں بدل رہی تھی۔ ایلیار کی وجہ سے مجبور نہیں ہوتی تو اب تک ثمین کو اٹھا کر باہر پھینک چکی ہوتی۔

ادھر بڑی ماں دونوں کو دیکھ کر سوچ رہی تھی کی دونوں ساتھ بیٹھے کتنے اچھے لگ رہے تھے وہ کچھ سوچ کر مسکرا دی۔

Posted on Kitab Nagri

”نیلیم کے ساتھ مارکیٹ جانے والے ایسا ہی ری ایکٹ کرتے ہے۔ کوئی درد سے تڑپتا ہے کوئی جیب خالی ہونے پر پاگلوں کی طرح ہنستا ہے۔“ اس بار سابق اپنا موبائل رکھ کر مذاقیہ انداز میں ان تینوں کو دیکھتے ہوئے بولے تھے۔

”واٹ ڈویو مین آپ کا مطلب کیا ہے بھائی کی میں پاگل ہو گیا ہوں۔“ ایلیار نے فوراً ہونٹ سکڑ کر
ساقب کو گھورا تھا۔

”بھائی بالکل صحیح کہہ رہے ہیں یہ نابالکل پاگل ہے۔“ ثمنین نے جھٹ سے تائید کی تھی۔
 ”میں پاگل ہوں تم کیا ہو لڑکا بلی۔“ ایلینار کے جواب پر ثمنین نے اسے گھورتے ہوئے غصے سے گلاس ٹیبل سے اٹھایا۔

”ارے پاگل، لگ جائے گا مجھے۔“ ثمنین کے بھڑک کر گلاس اٹھانے پر وہ ہاتھ اپنے چہرے کے آگے کر کے تھوڑا پیچھے ہو گیا۔ سب کے چہرے پر مسکراہٹ تھی۔ بس سوائے نگار کے وہ کچھ حیرت اور غصے سے ثمنین کو گھور رہی تھی۔ ان کو معلوم تھا ایلپار سے ثمنین کی دوستی ہو گئی ہے مگر اتنی بے تکلفی بھی ہے ان کے درمیان، اس کا انہیں اندازہ نہیں تھا۔

”دیکھ لو تم تمہارے ساتھ کا یہ اثر پڑا ہے ان پر... شمین بیٹا تم کیوں گئی ان کے ساتھ۔“ ساقب جھوٹی سنجیدگی سے نیلم سے کہہ کر اب شمین کو دیکھنے لگے۔ شمین شرمندی سی ہو کر گلاس رکھ چکی تھی

Posted on Kitab Nagri

”تھینکس بھائی آپ نے بچا لیا۔“ ایلیار نے شکر کا سانس لیتے ہوئے خود کو کرسی کی پشت سے ٹیکا

”یہ آپ بار بار ایسا بول کر مجھے کیا ثابت کرنا چاہتے ہیں۔“ اس بار نیلم چپ نہیں رہی۔ بڑی ماں نے تاسف سے سر ہلایا اب تینوں شروع ہونے والے تھے اور جب تک فائق نہیں آئیں گے یہ دونوں نیلم کی ناک میں دم کر دیں گے۔ بچے بھی بڑی دلچسپی سے سب کو دیکھ رہے تھے۔

”مجھے کیا ثابت کرنا ہے۔ وہ تو سب کو پتا ہے تم کیا ہو۔“ سابق نے لا پرواہی سے کہتے ہوئے کاندھے اچکائے۔

”کیا ہوں میں ہاں پاگل یا جنگلی یا پہلوان جو کہنا ہے کہہ دے۔“ نیلم چمک کر بولتی بہت غصے سے انہیں دیکھ رہی تھی۔

www.kitabnagri.com

”میں نے کہا تم کو کچھ۔ اب تم خود ہی کہہ رہی ہو تو ہو سکتا ہے۔“ نیلم نے بہت جل کر ان کا معصوم انداز دیکھا پھر ان دونوں کو بھی دیکھا جو سابق کی بات پر ہنس رہے تھے۔ نیلم نے جل کر ہنستی شمین کے بازوؤں پر چٹکی کاٹی۔ ”ہائے اللہ۔“ شمین بلبلا اٹھی۔

Posted on Kitab Nagri

”آہستہ بھابھی ہمیں عادت ہے آپ کے پہلوانوں جیسے ہاتھ کی مگر ان کو نہیں سوچ سمجھ کر ہاتھ لگائے بہت نازک ہے آپ کی نند۔“ ایلپار اس کی ہائے پر مسکراہٹ دباتا شرارت سے بولا تھا۔ سابق نے قہقہہ لگاتے ہوئے ایلپار کے کاندھے پر زوردار ہاتھ بھی مارا۔

”آپ کی بیگم کے ساتھ جا کر پیر تڑوا چکا ہوں آپ میرا اتواں شانہ تو بخش دے۔“ ایلپار ان کے ہاتھ مارنے پر اپنا کاندھا سہلاتے ہوئے ان کو خفگی سے دیکھنے لگا۔

”کچھ نہیں ہوتا سالڈ کاندھا ہے۔“ انہوں نے اسے ایک ہاتھ اور مارا تھا شمین کے کھکھلانے پر ایلپار اسے گھور کر بولا۔ ”ایک ہاتھ تم بھی کھالو۔ تو پتا چلیں گا کی دونوں میاں بیوی کا شجرہ نسب پہلوانوں سے جا کر ملتا ہے۔“ اس کے چڑ کر کہنے پر سابق زور سے ہنستے تھے۔ وہی شمین نے بس ناک چھڑا کر اسے چڑایا تھا۔

”تمہارے بھائی کا ہو گا ہاتھ پہلوانوں والا۔“ میرے ہاتھ تو بہت نازک ہے۔“ نیلم کے اتر کر بولنے پر ایلپار اور سابق نے ایک ساتھ قہقہہ لگایا۔

”بھائی بھابھی کے ہاتھ نازک۔“ ہنستے ہنستے بیچ میں سابق کو دیکھ کر شرارت سے وہ بولا تھا پھر دونوں بے تحاشا ہنس دئے تھے۔

”چپ ہو جاؤ تم دونوں ورنہ۔“ نیلم نے بہت تپ کر دونوں کو انگلی دکھائی۔

”بھائی بس کرے ورنہ۔“ ایلپار ہنسی روکتا معنی خیزی سے ان کو دیکھنے لگا۔

Posted on Kitab Nagri

دئے ہو۔ ساقب اور ایلیار ادب سے سیدھے ہو کر بیٹھ گئے چہرے پر سنجیدگی تاری کر لی۔ نیلم بھی بڑے ادب سے سر جھکا کر بچوں کی طرف متوجہ ہو گئی۔

شمین نے چور نظروں سے فائق صاحب کا چہرہ دیکھا۔ ہمیشہ سنجیدہ سے مگر بے حد شاندار شخصیت والے اس کے بابا مگر اب بھی وہ اس سے کتنے فاصلے پر تھے۔ مجال ہے جو وہ ایک نگاہ غلط بھی اپنی بیٹی پر ڈال لے۔ شمین کا دل بھر آیا آنکھوں کے نرم گوشے نم ہونے لگے۔

سب کی نگاہوں سے آنکھوں کی نمی چھپانے کے لئے جیسے ہی ہاتھ اٹھانا چاہتا تھا کی تبھی ایک مضبوط ہاتھ نے اس کے ہاتھ کو ٹیبل کے نیچے سے تسلی دینے والے انداز میں تھپکا تھا۔ ثمنین نے تیزی سے پہلے تھپکتے ہاتھ کو پھر ایلیار کی طرف دیکھا۔ اس نے آنکھوں کے اشارے سے تسلی دی تھی ثمنین اداسی سے مسکرا دی۔ ایک وہی تو تھا جو اس کے دل کی ہر حالت سے باخبر ہو جاتا تھا۔ ہمیشہ ہر جگہ ایک گہنی چھاؤں کی طرح اس پر سایہ دار۔ ثمنین کی آنکھوں میں محبت اپنا رنگ جمانے لگی ایلیار نے مسکرا کر اس کے ہاتھ پر سے اپنے ہاتھ ہٹا لئے

”ایلیار تم کل پارٹی چھوڑ کر کیوں آگے تھے؟“ اف ایلیار کراہ اٹھا۔ اسے امید نہیں تھی فائق صاحب کھانے کی ٹیبل پر یہ سوال پوچھ بیٹھے گے۔ وہ تو ہر بار کی طرح مطمئن تھا کی وہ اس سے کچھ نہیں پوچھے گے، جیسے پہلے بھی کبھی نہیں پوچھا تھا۔

Posted on Kitab Nagri

نگار بھی متوجہ ہو گئی، ان کو تو کل سے ایلیار پر غصہ آرہا تھا مگر ایلیار سے سوال جواب کبھی انہوں نے کیا ہی نہیں تھی۔ اس لئے باوجود غصے کے ابھی تک اس سے وجہ نہیں پوچھی اور اب جب فائق نے پوچھ لیا ہے تو وہ بھی سن لیں۔ خود ثمنین نے ڈری ڈری نظروں سے ایلیار کی طرف دیکھا۔

اس کی نگاہوں کو محسوس کرنے کے باوجود بھی اب ایلیار اس کی طرف دیکھ کر فائق صاحب کے غصے کو ہوا نہیں دینا چاہتا تھا۔ بس لبوں پر زبردستی کی مسکراہٹ سجائے فائق صاحب کی طرف دیکھ رہا تھا۔ وہ بڑی سنجیدگی سے ایلیار کے چہرے کو جانچ رہے تھے۔ ”ٹیل می، کیا وجہ تھی تمہارے وہاں سے بھاگ آنے کی۔ میں نے کہا بھی تھا کی اس بار کوئی لاپرواہی نہیں چلے گی پھر۔“ وہ اس بار زرا سختی سے اس سے پوچھ رہے تھے۔

ثمنین کا دل لرزتا تھا یہ سوچ کر اگر وہ جان لے کی وجہ وہ خود تھی کیا ہوگا۔ وہ تو ویسے بھی فطرتاً جلدی گھبرا جانے والی تھی۔

”وہ ڈیڈ.....“ ایلیار اپنے کان کی لو کھجالتے ہوئے سوچ رہا تھا کی کیا بہانا بنائے کی تبھی بڑی ماں بول اٹھی۔

”جانے دو فائق تم تو جانتے ہو ایلی کو پارٹیوں وغیرہ سے دلچسپی نہیں ہے گھبرا کر چلا آیا ہوگا۔“ ایلیار نے تشکر بھری نظروں سے اپنی پھوپھو کو دیکھا۔ انہوں نے مسکرا کر اسے دیکھا بدلے میں وہ بھی مسکرا اٹھا دونوں ہی ایک دوسرے کی مسکراہٹ کی وجہ جانتے تھے۔

Posted on Kitab Nagri

لیکن ان کی یہی مسکراہٹ نگار کو سراپا سلگ گئی۔ ایلیار کی اپنی پھوپھو سے والہانہ لگاؤ انہیں کبھی نہیں بھایا تھا۔ وہ اپنی محبتوں میں شراکت گوارا نہیں کرتی تھی مگر ایلیار کا کیا کرتی وہ تو سراپا محبت تھا۔ جس سے محبت کرتا ٹوٹ کر کرتا بالکل اپنے باپ زین کی طرح۔۔۔۔۔

”آپ آپ پلیز بیچ میں مت بولے۔ آپ کے اسی لاڈ نے اسے غیر ذمہ دار بنا دیا ہے ہمیشہ آپ کے سپورٹ نے ہی اسے لاپرواہ کر دیا ہے۔“ نگار نے بہت ناگواری سے انہیں ٹوک دیا۔ بڑی ماں بہت افسوس سے اپنی خود غرض اور مغرور نند کو دیکھ رہی تھی۔ ان کا انداز سب کو برا لگتا تھا۔۔۔۔۔

”مئی پلیز پھوپھو کو کیوں کہہ رہی ہے انہوں نے.....“ ایلیار نے فوراً انہیں ٹوکا پھوپھو سے کوئی ایسے بولے اسے کہاں منظور تھا۔۔۔۔۔

”تم چپ رہو بس۔ ہمیں بتاؤ کی کیا لاپرواہی تھی کل... کتنی اہم میٹنگ تھی اور تم ایسے بھاگے جیسے کوئی اور کی بات ہو، ایسی لاپرواہی اور غیر ذمہ دارانہ حرکت پر کیا کہوں تم کو۔“ نگار اتنے غصے میں تھی کی انہوں نے ایلیار کو سخت نظروں سے دیکھتے ہوئے کافی سختی سے باتیں سنا دی۔ یہ غصہ ایلیار کی لاپرواہی کا نہیں تھا بلکہ اس بے تکلفی کا تھا جو آج انہوں نے اس کے اور شمین کے درمیان اپنی آنکھوں سے دیکھ لی تھی، ان کی ڈانٹ پر ایلیار نے ہونٹ بھیجنے لئے۔۔۔۔۔

ٹیل پر سب ایک دم ساکت ہو گئے تھے۔ فائق صاحب بس نگار کو دیکھ رہے تھے، ذہن میں کیا چل رہا تھا کوئی ان کا چہرہ دیکھ کر نہیں بتا سکتا تھا۔

Posted on Kitab Nagri

ثمنین کا دل اتنا دھڑک رہا تھا کی مارے گھبراہٹ کے اس کی ہتھیلی پر پسینہ آنے لگا۔ وہ اٹھ کر بھاگ جانا چاہتی تھی مگر کیسے.... اس کی ہتھیلیوں کو تو ایک ہاتھ نے مضبوطی سے جکڑ کر اپنی انگلیوں میں اس ہاتھ کی انگلیاں پھنسیا ہوئی تھی۔ ثمنین کی گھبراہٹ بھانپ کر ایلیار نے کب سے اس کا ہاتھ تسلی کے لئے تھام رکھا تھا۔ اب اس کی ہتھیلی کا بھیگا پن ایلیار کے میں ہاتھ میں سمانے لگا تو اس نے اپنی پکڑ اور مضبوط کی تھی

”ایلیار کبھی غیر ذمہ دار نہیں رہا نگار۔ ناوہ لا پرواہ ہے۔ تم کیوں اتنی سخت ہو رہی ہو اس کا دل کب لگا ہے ان پارٹیوں میں۔ کیا۔۔۔۔“

”آپ بزنس دل نہیں لگا تو چھوڑا نہیں جاتا ہے۔ یہ اس کے کیرئیر کا سوال ہے آخر سارا بزنس اسے ہی سنبھالنا ہے۔“ بڑی ماں کی بات پوری ہونے سے پہلے ہی نگار نے بری طرح سے انہیں کہہ کر چپ کرا دیا۔

نگار چپ نہیں رہی تھی بولتی چلی گئی۔ ”آپ مجھے آپ لوگوں سے زیادہ اپنے بچے کی فکر ہے کیونکہ میں اس کی ماں ہوں۔ فضول کے لاڈ دکھا کر میں اس کی زندگی برباد نہیں کر سکتی۔ ہر وقت اس کی غلطیوں پر اس کی سائنڈ لینے کھڑی مت ہو جایا کرے۔ میں ماں ہوں مجھے سب سے زیادہ اپنے بیٹے سے محبت ہے۔“ بڑی ماں بس اپنی نند کو دیکھ رہی تھی۔ وہ پوچھنا چاہتی تھی یہ محبت کہاں تھی جب ایلیار کو ان

Posted on Kitab Nagri

کے حوالے کر کے وہ اکثر اپنے بزنس میں گم ہو جاتی تھی مگر انہیں جتنا نہیں آتا تھا۔ کچھ بھی تھا وہ ایلیار کی ماں تھی ایلی اپنی ماں کو بہت چاہتا تھا بلکہ وہ تو سب کے لئے سراپا محبت تھا۔

”ممی کیا ہو گیا ہے آپ کو؟ پھوپھو پر میرا غصہ کیوں نکال رہی ہے۔“ ایلیار کو بہت برا لگا تھا ان کا انداز وہ انہیں پھر سے ٹوکے بنا نہیں رہ سکا۔ ابھی نگار کچھ بولتی کی سب سنتے فائق صاحب بول اٹھے۔

”نگار بس کرے۔ میں ایلیار سے پوچھ رہا ہوں نا۔“ انہوں نے اتنی سختی سے کہا تھا کی نگار چپ ہو گئی مگر اندر ہی اندر وہ کھول رہی تھی۔

”تو بتاؤ کیا وجہ تھی ایلی؟ تم ایسی وجہ بتاؤ میں مطمئن ہو جاؤں گی واقعی تمہیں کوئی کام آپڑا تھا۔“ وہ کہنی ٹیبل پر رکھ کر ہاتھوں کی مٹھی بنا کر اس پر اپنا چہرہ رکھ کر بڑی سنجیدگی سے اسے دیکھ رہے تھے

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

Posted on Kitab Nagri

”چاچو نے پھوپھو کو سر پر ایز دیا تھا۔ ہم نے کل رات کیک کاٹا اور ممالیک بہت مزے کا تھا۔“ عاقب منہ کھولے بیٹھی نیلم کو بتا کر پھر سے سب کو دیکھ کر بولا۔ ”پھوپھو کی برتھ ڈے میں ہم نے فوٹوز لی خوب انجوائے کیا۔ پھر چاچو پھوپھو کے ساتھ آؤٹینگ پر بھی گئے تھے میں نے نیند میں سنا تھا۔ چاچو مجھے نیند آرہی تھی ورنہ میں بھی چلتا آپ لوگوں کے ساتھ۔“ وہ بڑے آرام سے پوری معصومیت سے اس کی پول کھول رہا تھا۔ ایلیرا گردن ڈھلکائے صدمے سے اسے دیکھ رہا تھا۔ آج کل کے بچوں کی نیند پر بھی بھروسہ نہیں کر سکتے۔ وہ صدمے سے پٹ پٹ بولتے عاقب کی گل فشانیاں سن رہا تھا۔

”چاچو مجھے بھی کیک کھانا ہے اور پھوپھو کی طرح آؤٹینگ پر بھی لے کر چلے۔“ عادل کو سب سن کر اتنا جوش آگیا کی وہ اپنی کرسی چھوڑتا دوڑتے قدموں سے آکر ایلیرا کی گود میں چھڑ گیا، ایلیرا آج برا پھنسا تھا، اب کیا کرے بس اتنا کیا کی سیدھا ہو کر عادل کو گود میں بیٹھا لیا۔

”چاچو ابھی لے چلے مجھے کیک کھلانے“ عادل نے گود میں بیٹھتے ہی گلے میں بانہیں ڈال کر لاڈ سے آرڈر دیا، ایلیرا نے کھسیانی مسکراہٹ سے سب کی طرف باری باری دیکھا۔

اسے ہی بری طرح سے گھورتے ہوئے سابق اور نیلم بالکل نارمل نظر آتی بڑی ماں کیونکہ وہ عاقب کو جب ان کے روم میں چھوڑنے گیا تھا ان کو بتا کر گیا تھا۔ اس لئے وہ ایک دم نارمل تھی ویسے بھی انہیں سب خبر تھی۔ آنکھوں ہی آنکھوں میں پھوپھو بھیتنے نے ایک دوسرے کو تسلی دی

Posted on Kitab Nagri

ثمین جلدی سے بیٹھ گئی ساتھ میں ہاتھ بھی چھڑا لیا۔ وہاں پر ایک دم سے ایسی خاموشی چھا گئی جیسے اب وہاں کوئی نہیں ہو۔ سب سر جھکا کر کھانا کھانے میں مشغول ہو گئے کوئی کچھ بھی نہیں بول رہا تھا مگر سب کے ذہن میں الگ الگ طوفان مچا ہوا تھا۔

..........*.....*.....*

”اس لڑکی کی یہ مجال کی میرے بیٹے کو اپنا بنائے۔ اس لڑکی کی اتنی حیثیت کیسے ہو گئی کی میرا بیٹا یعنی نگار کا بیٹا اسے اہمیت دے رہا ہے۔“ نگار اپنے کمرے میں ادھر ادھر ٹھہلتی غصہ اور نفرت کی آگ میں جل رہی تھی۔ دل و دماغ میں اٹھتا طوفان آتش فشاں کی طرح پھٹ کر ثمین کو جلا کر راکھ کر دینا چاہتا تھا۔

”میرا بیٹا تم سے ہمدردی تو کر سکتا ہے مگر محبت کبھی نہیں۔ ثمین بی بی کسی خیال میں مت رہنا وہ کبھی بھی اپنی محبت میں بے وفا نہیں ہو سکتا۔“ نگار نے ایک دم ہی سے خیالوں ہی خیالوں میں ثمین کے عکس سے نفرت سے کہا تھا۔

Posted on Kitab Nagri

فائق صاحب نے واش روم سے باہر نکلتے ہوئے سوچوں میں گھری نگار کو دیکھا۔ بیڈ پر بیٹھی وہ کیا سوچ رہی تھی وہ اچھے سے سمجھتے تھے۔ دل میں وہ ان کی حالت سے بہت لطف اندوز ہو رہے تھے۔ کہیں لگی آگ میں کچھ ٹھنڈک پڑی تھی۔

انہیں کل ایلیر کیوں پارٹی چھوڑ کر آیا تھا سب خبر تھی۔ ڈائینگ روم میں انہوں نے جان بوجھ کر یہ موضوع چھیڑ کر نگار کو ایک احساس دلا دیا تھا کی اب بازی ان کے ہاتھ میں ہیں۔ ان کی حالت اب انہیں مزادے رہی تھی۔ وہ آہستہ آہستہ چلتے آکر بیڈ کے دوسری طرف بیٹھے پھر اطمینان سے ٹیک لگا کر انہوں نے سائنڈ ٹیبل سے کتاب اٹھالی۔ روز کچھ دیر مطالعہ کرنا ان کا روز کا کام تھا۔

”مجھے آپ سے کچھ بات کرنی ہے فائق۔“ نگار اب خود پر کنٹرول کر چکی تھی ان سے بولتے ہوئے اب وہ بہت نارمل نظر آرہی تھی۔

”کہو۔“ انہوں نے بنا ان کی طرف دیکھے ہوئے پوچھا نگاہیں کتاب پر جمائی رکھی۔
نگار نے ایک نظر ان کے شاندار چہرے کو دیکھا کیسی قسمت پائی تھی انہوں نے۔ ان کی زندگی میں
دو شاندار مرد آئے مگر دونوں ہی مرد کے دلوں پر ہمیشہ دوسری عورت کا قبضہ رہا۔ ایک مرد سے وہ
ٹوٹ کر محبت کرتی تھی اور دوسرے مرد نے انہیں خود سے کبھی محبت کرنے کی اجازت ہی نہیں دی۔
یہ شادی جس سمجھوتے پر ہوئی تھی وہ ہمیشہ سمجھوتہ ہی رہیں۔

Posted on Kitab Nagri

”کچھ کہنا تھا تمہیں۔“ فائق نے زرا سی زرا آنکھ اٹھا کر ان کا کھویا کھویا انداز دیکھ کر پوچھا تھا۔ نگار نے سر جھٹک کر خود کو اپنی بات کہنے پر آمادہ کیا۔

”آپ ثمنین کی شادی کر دے اب۔ میرے خیال سے اس کی شادی کی عمر ہو بھی گئی ہے۔“ نگار بہت رسانیّت اور تحمل سے ان سے کہہ رہی تھی۔

”خیریت کبھی جس کے بارے میں آپ کو یہ خیال بھی نہیں آیا کی وہ کیسے رہ رہی ہے کیا کر رہی ہے۔
جس سے آپ کو ابھی تک کوئی سروکار نہیں تھا یہاں آج اس کی شادی کا خیال۔“ انہوں نے کتاب
سے نگاہ اٹھا کر نگار کے چہرے کو دیکھتے ہوئے کافی طنزیہ انداز اختیار کیا تھا۔

”خیال آہی گیا ہے تو آپ بھی فکر کر لے۔ آج کل وہ جس ہوا میں اڑ رہی ہے میرا خیال ہے کہیں وہ کوئی بڑا نقصان نا اٹھالیں۔“ اندر سے شاید بہت جلی ہو مگر اوپر سے انہوں نے ان ہی کے انداز میں اسے جواب دیا تھا۔

”ہواؤں میں کوئی تبھی اڑتا ہے جب کوئی اسے شہ دے۔ آپ اس کی پرواہ کرنے کے بجائے دوسری ہستی کو سمجھا دے کی وہ اس سے دور ہو جائے۔“ ان کی بات کا مطلب سمجھ کر انہوں نے بھی ان کو جتایا تھا

”میرے اہلی کو تو ہمدردی کرنے کا بہت شوق ہے۔“ وہ گردن اکڑا کر نخوت سے بولی۔

Posted on Kitab Nagri

”ہمدردی جتانے کے لئے اور بھی لوگ ہے وہاں شوق پورا کیا جاسکتا ہے۔“ وہ سردوسپاٹ انداز میں انہیں دیکھ رہے تھے۔

”جب گھر میں ہی کوئی درد کا مارا مل جائے تو کسی اور کی طرف کیا جائے کوئی۔“ اس بار فائق نے اپنے لب بھینچے۔ کچھ دیر خاموشی سے وہ نگار کے مغرور انداز کو دیکھتے رہے تھے۔ پھر بہت تحمل سے کہا....

”ثمین کی شادی کا مسئلہ میرا ہے۔ تمہارا درد سر نہیں، فضول میں پریشان مت ہو۔“ سنجیدگی سے کہہ کر انہوں نے پھر سے ہاتھوں میں پکڑی کتاب کا صفحہ پلٹا اور پڑھنے کی کوشش کرنے لگیں۔

”لیکن میں چاہتی ہوں آپ ثمین کی شادی کر دے۔ آپ کہے تو میں کوشش کروں اس کے لئے۔“ میرے بہت سے جاننے والے ہے اچھے گھرانے کے۔“ نگار نے بھی اپنا رویہ درست کرتے ہوئے انہیں رام کرنا چاہا۔

”تم ایسا کرو ایلیار کی شادی کر دو پھر کوئی خطرہ نہیں رہے گا جس کے ڈر سے تم ثمین کی شادی میں اتنا انٹریسٹ دکھا رہی ہو۔“ انہوں نے کتاب بند کر کے ایک دم سے براہ راست ان کی آنکھوں میں دیکھا تھا، اس بار نگار کی پیشانی پر بل پڑ گئے مگر کہا کچھ نہیں۔

”میں نے پہلے بھی کہا تھا نگار میڈم۔ ایلیار کو سمجھا دو وہ اس سے دور رہے خواہ مخواہ کی کوئی غلط فہمی نا پال لیں وہ۔“ فائق کی آنکھوں میں عجیب سی سرد مہری سی تھی۔

Posted on Kitab Nagri

”غلط فہمی تو لگتا ہے آپ کی بیٹی پالنے لگ گئی ہے۔ کہاں وہ ایلیار کی طرف دیکھتی بھی نہیں تھی۔ کہاں اب ایسے محبت کے مظاہرے کی ہاتھ بھی پکڑنے پر اعتراض نہیں۔“ نگار کا بھی انداز ان کے جیسے ہو گیا۔

”اور مجھے لگتا ہے اس مظاہرے سے تم خوف زدہ ہو گئی ہو۔ شاید کچھ اور یاد آنے لگا ہے پھر سے ڈر لگ رہا ہو گا۔“ فائق نے ان کی دکھتی رگ پر ہاتھ رکھ دیا ان کے چہرے کا رنگ تبدیل ہو گیا۔

”مجھے ایلیار پر یقین ہے وہ کبھی بھی بے وفائی نہیں کرے گا۔“ ان کے اعتبار پر وہ بس مسکرا دئے۔

”تو پھر تم کو کس چیز کا ڈر ہے۔ تم اطمینان سے رہو اس کا یقین مجھے بھی ہے ان کے بیچ دوستی کے علاوہ کبھی کچھ نہیں ہو سکتا۔“ فائق نے سکون سے کہہ کر دوبارہ کتاب کھولی اور پھر سے نگار کی طرف دیکھ کر کہا۔ ”اور ایک بات تم ثمنین کی شادی کے بارے میں فضول کا درد سرنا پا لو اس کا نکاح ہو چکا ہے اور ایلیار یہ جانتا ہے ثمنین امانت ہے۔“ ان کے انکشاف سے نگار نے بہت چونک کر ان کا چہرہ دیکھا تھا۔

وہ اب سکون سے کتاب میں غرق ہو چکے تھے۔ نگار کے سر سے جیسے کوئی بوجھ سرک گیا ہو۔ انہوں نے سکون کا سانس لے کر اپنے کٹے بالوں کو جھٹکا تھا۔ ثمنین کا نکاح ہو چکا ہے یہ بات ان کے لئے بے حد سکون بخش تھی۔ اب ان کی بلا سے کسی سے بھی ہوا ہو وہ مطمئن ہو چکی تھی۔ فائق نے زرا اسی نظر

درد دل کی تو دوا۔ از۔ زہر افرخ حسن۔۔۔۔۔۔ کتاب نگری۔

Posted on Kitab Nagri

اٹھا کر ان کے پر سکون چہرے کو دیکھا۔ دوبارہ کتاب کی طرف دیکھتے ہوئے ان کے ہونٹوں پر تلخ سی
مسکراہٹ جھلک دکھا کر معدوم ہو چکی تھی۔

* * * * *

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو
ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔
www.kitabnagri.com

Fb/ Pg/ Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Posted on Kitab Nagri

”یہ تم اتنا منہ لٹکا کر کیوں بیٹھی ہو۔ کیا سوچ کر پریشان ہو ا جا یا جا رہے ہے۔“ جیسے ہی ایلیار بولتا ہوا آکر اس کے پاس بیٹھا۔ ثمنین نے نیلم، ساقب اور بچوں سے نگاہ ہٹا کر اپنے پاس آ بیٹھے ایلیار کی طرف چہرہ موڑ کر دیکھا تھا۔ ہمیشہ کی طرح ہنستا مسکراتا چہرہ، ہر فکر سے آزاد ہر کسی سے محبت جتنا کیا وہ اس سے بھی بس یوں ہی محبت جتنا ہے یا اس کے لئے ثمنین خاص تھی

”کیا ہو گیا ہے زبان کی مرچی کی تیزی کہاں گم ہے جناب۔“ ایلینار نے اس بار چھیڑا تا کی وہ تپ کر کوئی جواب دے مگر شمین نے بس ایک گہری سانس لے کر نگاہوں کا رخ ہی موڑ لیا۔ دوبارہ سے ادھر دیکھا جہاں پہلے دیکھ رہی تھی۔

کھانے کی ٹیبل پر یہ جاننے کے بعد کی اس کا برتھ ڈے ہے۔ سابق بھائی ایلیار سے خوب لڑنے کے بعد اس کے برتھ ڈے کی خوشی میں سب کو آؤٹینگ پر لے آئے تھے۔ بچوں اور نیلم کی تو موج ہو گئی تھی مگر ثمنین کا دل بچھ چکا تھا ساری خوشی کہیں جاسوئی۔ اب بھی اداسی سے بس بچوں کے ساتھ نیلم بھا بھی اور سابق بھائی کو فل انجوائے کرتے ہوئے دیکھ رہی تھی

”آپ کے لئے وہاں کچھ نہیں ہیں، ہم ادھر ہے جناب واپس آجائے۔“ ایلیار نے بڑے حق سے شمین کی ٹھوڑی پکڑ کر اس کے چہرے کا رخ اپنی طرف کر دیا۔ شمین نے بڑی بے دلی سے ایلیار کا ہاتھ اپنی ٹھوڑی سے ہٹانا چاہا مگر ایلیار نے اس کا وہی ہاتھ اپنے ہاتھ میں دبوچ لیا۔

Posted on Kitab Nagri

”منہ کیوں لٹکایا ہوا ہے... کب سے دیکھ رہا ہوں جناب کے چہرے پر بھولے بھٹکے بھی کوئی ایک مسکراہٹ آئی ہو۔“ ثمنین کی اتری اتری شکل، ڈھیلا ڈھالا انداز۔ اس کے ہاتھ کو جکڑے جکڑے ابرو اچکاتے ہوئے اس سے سنجیدگی سے پوچھا۔

”جیسے تمہیں معلوم نہیں۔“ ثمنین اس بار جل کر بولی تو وہ ہنس دیا۔

”عادت بنالیں میڈم یہ سب اب چلتا رہیں گا... ہمیں ایک آگ کا دریا پار کرنا ہے۔“ ہنستے ہوئے اس نے ثمنین کا ہاتھ چھوڑ دیا اور آرام سے بیچ سے ٹیک لگا کر بیٹھ گیا۔

”کیا مطلب؟“ گردن گھما کر نا سمجھی سے پوچھا وہ پوری طرح سے اب اس کی طرف متوجہ ہو گئی تھی۔

”مطلب یہ ہے کہ یہ سب تو سننا ہی پڑیں گا ہم کو۔“ ثمنین نے آنکھیں سکڑ کر ایلیار کو دیکھنے لگی نجانے کیا بکو اس کر رہا تھا۔

”کبھی کوئی بات تو سیدھے سادھے انداز میں کر لیا کرو۔“ اس کے چڑ کر کہنے پر ایلیار نے ایک زوردار قہقہہ لگایا تھا۔ ثمنین غصے سے اٹھنے لگی تھی کی ایلیار نے اس کا کاتھ پکڑ کر اسے کھینچ کر پھر سے بیٹھا دیا۔

”میں یہ کہنا چاہ رہا تھا کی یہ سب ڈانٹ و انٹ تو ہمیں پڑتی رہیں گی کیونکہ ہم دونوں ماننے والے نہیں ایک دوسرے کی خوشیاں کا سلبریشن کرنے کے لئے ایسے ہی چپکے چپکے سب کو بتائے بغیر سلبریٹ

Posted on Kitab Nagri

کرتے رہیں گے۔“ ایلیار اس کا ہاتھ تھامے ہوئے مسکراتے ہوئے بول رہا تھا۔ وہ بس منہ بنائے اس کے اقوال زریں سن رہی تھی۔

”توجہ ایسا کام کریں گے تو ہر بار مئی کی نظروں کا تیریا زبان سے گرم جھڑتے پھول اور ڈیڈ کی ٹھنڈی ٹھنڈی ڈانٹ کا مزہ تو چکھنا ہی پڑیں گا۔ اسی لئے کہہ رہا ہوں عادت بنا لو ایک کان سے سننا دوسرے کان سے اڑا دینا بس اتنا۔“ ایلیاں اپنے نایاب مشورہ سے نوازتا اس کا ہاتھ چھوڑ کر پھر سے آرام سے ٹیک لگا کر پیر پیر رکھ بیٹھ گیا۔

”تمہیں عادت ہوگی ٹھنڈی گرم ڈانٹ کی تمہارے جیسی ڈھیٹ نہیں بن سکتی میں۔ اپنے نایاب مشورے اپنے پاس رکھو ایک کان سے سنو دوسرے سے اڑادو۔“ وہ ہونٹ ٹھیرا کر کے اس کی نقل اتار کر پھر سے دوسری طرف گھوم کر نیلم کو ڈھونڈنے لگی وہ لوگ اب نظر نہیں آرہیں تھے۔

”تو اور کیا والدین کی ڈانٹ پھٹکار بھی اعجاز سمجھ کر قبول کر لینی چاہئے۔“ پیر پر رکھے پیر کو ہلاتے ہوئے اس نے آرام سے پیٹ کی جیب ٹٹول کر اس میں سے چیونگم نکالا تھا۔

”ایک بات بتاؤ تم۔“ ثمنین پھر سے پوری طرح سے اس کی طرف گھوم گئی۔

”اگر کام کی ہو تو ہزار کہو۔“ مسکرا کر کہنے کے ساتھ ساتھ ہاتھ میں پکڑا چیونگم ہتھیلی پر رکھ اس کی طرف بھی بڑھا دیا۔ ”مجھے پسند نہیں۔“ ثمنین نے اس کا ہاتھ جھٹک دیا۔ ایلیار نے کاندھے اچکا کر رپیر پھاڑ کر چیونگم منہ میں ڈال لیا۔

Posted on Kitab Nagri

”یہ تم جو مجھے درس دے رہو ہو کس لئے تمہیں تو کبھی ڈانٹ نہیں پڑتی اور“....
”ڈنر کے ٹائم کیا تھا وہ پیار محبت والی فیلم چل رہی تھی کیا۔“ ایلیار نے تڑپ کر اس کی بات کاٹ دی

”وہ ڈانٹ تھی۔“ ثمنین نے ناک چھڑائی....

”تو کیا جوتے کے ساتھ پڑتی۔“

”وہیں پڑنے چاہئے۔“

”استغفر اللہ کیسی لڑکی ہے دل میں کچھ اور اوپر سے مجھ سے اتنی دشمنی، میں سب سمجھتا ہوں تم مجھ سے جلتی ہو۔“ ایلیار نے اسے شرارت سے بول کر اور جلایا
”جلتی ہوں کیا کر لوں گے۔“ ثمنین نے گردن تان کر قبول کر لیا۔ جیسے بڑے فخر کا کام تھا اس سے جلنے

کا

”اچھی بات ہے اسی بہانے جل جل کر زرارنگ کم ہو جائے تو میرے برابر کی ہو جاؤں گی۔“ اس کے بے ساختہ بولنے پر ثمنین خود پر قابو نہ رکھ سکی۔ ہنسی کے ساتھ ساتھ غصہ بھی آیا تھا، وہ ہنستے ہوئے اس کی شرٹ کا ندھے سے دبوچ کر اس پر مکے برسائے لگی اور وہ ہنستے ہوئے اس کی مار کھا رہا تھا

Posted on Kitab Nagri

”ایسے بول رہے ہو جیسے سچ میں جلتی ہوں۔“ شمین بچوں سی معصومیت سے منہ بنا کر اپنا ہاتھ اس کے ہاتھوں سے چھڑانے لگی۔

”سچ میں نہیں تو فضول میں ضرور۔“ ثمنین کے ہاتھ کو چھوڑے بنا وہ مسکرا رہا تھا۔ اس کی روشن آنکھوں کی جگمگاہٹ، ثمنین نے پلکیں جھکالی

”ویسے اس عاقب کے بچے نے سارا کام خراب کر دیا ورنہ میں کوئی نا کوئی بہانہ سوچ ہی لیتا۔“ منہ بنا کر کہتے ہوئے اس نے ادھر دیکھا۔ جہاں کچھ دیر پہلے بچے اور بھائی، بھابھی تھے وہاں اب کوئی نظر نہیں آ رہا تھا۔ وہ لوگ کسی اور طرف چلے گئے تھے شاید۔

”یہ لوگ تمہارا برتھ ڈے سیلیبرٹ کرنے آئے تھے۔ اب بس خود نجانے کہاں کی سیر ہو رہی ہے۔“ اس کے مذاق میں کہنے پر ہنس دی۔

”عاقب نے تو واقعی مروادیا تھا۔“ ثمنین سب یاد کر کے اس بار پھر ہنسی۔ ایلپار بھی ساتھ میں ہنساتھا

”چلو ہم آسکریم کھانے چلتے ہیں وہ لوگ فل انجوائے کر رہیں ہیں تو ہم کیوں پیچھے رہیں۔“ ایلیار بولتے ہوئے اس کا ہاتھ پکڑ کر اٹھا چکا تھا۔ شمین ہاں میں سر ہلا کر اس کے ہمراہ ہولی

Posted on Kitab Nagri

کس انداز میں۔ ان کو شاید لاؤنج میں کچھ کام تھا اسی لئے وہ چلے آئے اور وہ پاگل... وہ دل ہی دل میں خود پر ہنسی تھی۔ سر جھکا کر وہ لرزتے قدموں سے وہاں جانے لگی۔

”ایک منٹ رکو۔“ وہی سرد مہری لئے پرانا اندازِ شمین رک گئی مگر سر نہیں اٹھایا۔ اٹھا کر دیکھ بھی نہیں سکتی تھی ان کی دہکتی آنکھوں کا سا منا وہ کیسے کر سکتی تھی

”یہ مبین نے تمہارے لئے دیا ہے، میں کبھی تم سے مخاطب نہیں ہوتا مگر مبین کی خواہش تھی یہ میں تمہیں اپنے ہاتھ سے دوں۔ بہر حال اپنے دوست کی بات میں ٹال نہیں سکتا تھا۔“ روکھے انداز میں کہہ کر انہوں نے اپنے ہاتھ میں تھما شاپر اس کی طرف بڑھایا۔ ثمنین نے فوراً سر اٹھایا تھا وہ جیسے سب بھول گئی بابا کے بھیجے سامان کا سن کر

”بابا نے میرے لئے بھیجا ہے میرے بابا نے۔ انہیں یاد تھا میرا برتھ ڈے۔“ مارے خوشی کے وہ جیسے نہال ہو گئی۔ ایسی خوشی ہوئی کی فائق صاحب کے بڑھائے گئے پیکیٹس کو جھپٹ کر تھامتا تھا۔ پیکٹ تھامتے ہوئے جانے کیوں شمین کو لگا ایک پل کو فائق صاحب کا چہرہ تاریک ہوا ہے۔

اپنی خوشی میں وہ سب نظر انداز کرتی ان کے ہاتھ سے پیکٹ لے کر سیڑھیوں کی طرف بھاگی تھی۔
 فائق جہاں کھڑے تھے وہی کھڑے رہ گئے۔ انہوں نے اپنے خالی ہاتھوں کی طرف دیکھا کیا تھا ان
 کے ہاتھ میں وہ تو برسوں سے خالی ہاتھ رہ گئے تھے۔

Posted on Kitab Nagri

انہوں نے سر جھٹک کر سب بھلانا چاہا مگر سر جھٹک کر سب بھولنا آسان ہوتا تو انسان اپنے غم سر جھٹک کر بھول کر خوش رہ سکتا تھا۔ دھیرے دھیرے اپنے کمرے کی طرف بڑھتے ہوئے ان کے قدم شکستہ سے تھے۔ وہ تھکے تھکے سے لاؤنج سے نکل کر اپنے روم کی طرف جانے لگیں تھیں کی ان کی نگاہ اندر آتے ایلیر اور نگار پر پڑی تھی۔ آج دیر سے آنے کے بجائے وہ لوگ جلدی آگئے تھے۔

”السلام علیکم ڈیڈ آپ جلدی آگئے۔“ ایلیر انہیں سلام کرتے ہوئے پوچھ رہا تھا۔ نگار بھی ان ہی کو دیکھ رہی تھی۔

”میں تو روز اسی وقت آتا ہوں، آج تم جلدی آگئے ہونا اس لئے لگا ہو گا۔“ فائق صاحب مسکرا جواب دے کر اسٹڈی روم کی طرف بڑھ گئے روم میں جانے کا ارادہ انہوں نے چھوڑ دیا تھا۔

”ڈیڈ کچھ ٹینشن میں لگ رہیں ہیں۔“ ایلینار کو ان کی فکر ہوئی تھی۔

”تمہارے ڈیڈ کو صرف ٹینشن دینے آتی ہے، بس اور کچھ نہیں۔“ نگار نخوت سے کہہ کر سیڑھیوں کی طرف بڑھ گئی۔

”ایک تو دونوں میاں بیوی کا پتا ہی نہیں چلتا کب ایک دوسرے پر زبانی سنگ باری شروع کر دیں۔“ وہ جل کر سوچتا وہ بھی ان کے پیچھے اپنے روم کی طرف بڑھا۔

تبھی پہلی سیڑھی پر قدم رکھ کر نیچے آتے ہوئے شمین ٹھٹک گئی ماں بیٹے ایک دوسرے کے آگے پیچھے اوپر آرہے تھے۔ جہاں نگار کے چہرے پر اسے دیکھتے ہی سختی چھائی وہیں ایلیار کے چہرے کی رونق

Posted on Kitab Nagri

بحال ہو گئی۔ دشمن ایک طرف رینگ تھام کر کھڑی ہو گئی تاکہ وہ لوگ جائیں تو وہ نیچے اتر جائے

ایلیار کے قدم سست ہو گئے، وہ جلدی سے نگار کے اپنے روم میں جانے کا منتظر تھا تا کی ثمنین اس کے ہاتھ آجائے لیکن نگار تو سچ میں اس کی ماں نکلی۔ ”جاؤ کھڑی کیوں ہو۔“ ان دونوں کو وہ کوئی موقع نہیں دینا چاہتی تھی اس لئے ایک طرف کھڑی ہو کر ثمنین سے سخت آواز میں کہا۔ بھلے وہ ثمنین کے نکاح کا سن کر مطمئن ہو چکی تھی مگر اب ایک لمحہ بھی وہ ایلیار کو اس لڑکی کے ساتھ نہیں دیکھ سکتی تھی

شمین ان کے سختی سے کہنے پر گھبرا کر دھڑ دھڑ سیڑھیاں اترنے لگی۔ لاچار ایلیار ایک طرف ہو کر کھڑا
 بے بسی سے شمین کے قدم گن رہا تھا۔ شمین اسے نظر انداز کرتی اس کے پاس سے گزر کر نیچے چلی گئی
 ۔ جاتے جاتے مڑ کر چوری سے اوپر دیکھا نگار اب سیڑھیاں چھڑ کر جا رہی تھی اور ایلیار سیڑھیاں
 چھڑتے ہوئے پلٹ کر اسے ہی دیکھ رہا تھا۔ شمین نے بہت جل کر اسے منہ چڑایا اور بڑی ماں کی طرف
 بھاگ گئی۔ ایلیار بس سرافسوس میں ہلا کر اوپر چھڑنے لگا اچھی بھلی ہاتھ آتی شمین پھر سے بھاگ گئی
 تھی

درد دل کی تودوا۔ از۔ زہر افرخ حسن۔۔۔۔۔۔ کتاب نگری۔

Posted on Kitab Nagri

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/ Pg/ Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

ڈنر کے بعد ایلیار سب کو لاؤنج میں چھوڑ کر بڑی فرصت سے واک پر نکلا تھا۔ تین دنوں سے وہ شمین سے ڈھنگ سے کوئی بات بھی نہیں کر پایا تھا۔ آج موقع ملا مگر ممی دیوار بن گئی اور وہ بھی شاید ناراض تھی اس سے کی اسے بری طرح سے نظر انداز کیا جا رہا تھا۔ ان تین دنوں میں چند منٹوں کی ملاقات میں بھی وہ ناجانے کیوں اس سے بچ رہی تھی۔

”ایک تو شمین کی بچی ناراض بہت ہوتی ہے۔ اتنی مشکل سے اپنی دوستی قائم کی ہے پھر فاصلے لارہی ہے۔“ اپنے دل میں ہی سوچ کر اس نے آسمان کی طرف دیکھا تھا۔ آتے وقت کتنا اشارہ کیا کی آؤ واک پر چلو مگریوں نظر انداز کیا جیسے وہ کسی اور سے اشارہ کر رہا ہو۔ آج ان کے بابا صاحب نے ڈھیروں گفٹ بھیجا تھا اس لئے محترمہ بہت خوش تو تھی مگر مجال ہے جو اسے دیکھا بھی ہو۔ بچوں کے ساتھ نیلم، سابق بڑی ماں یہاں تک کی ملازمین تک میں چاکلیٹ بھی مل بانٹی مگر ایلیار کو دکھایا بھی نہیں

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

یہ بچوں والی حرکتیں اس بار وہ ہولے سے ہنسا تھا۔ آہستہ آہستہ چلتا وہ لگاتار اسی کے بارے میں سوچ رہا تھا۔ کافی دیر ٹھہرنے کے بعد ہی وہ اندر آیا تھا۔ لاؤنج خالی ہو چکا تھا سب لگتا ہے اپنے اپنے روم میں جا چکے تھے۔ ایلیار سب سوچتا اپنے روم کی طرف بڑھا تھا مگر اوپر آنے کے بعد اس نے اپنے روم میں

Posted on Kitab Nagri

جانے کے بجائے شمین کے روم کا دروازہ ناک کیا تھا۔ کئی بار ناک کرنے کے بعد بھی اندر سے کوئی جواب نہیں آیا تھا۔

”سچ مچ تو ناراض نہیں ہو گئی مگر کیوں؟“ اب وہ روم کے اندر تو نہیں جاسکتا تھا۔ ایلیار نے وہی کھڑے کھڑے جیب سے موبائل نکال کر اسے کال ملائی۔ ادھر لگاتار بیل جا رہی تھی مگر کال پک اپ نہیں ہوئی تھی۔ شاید سو گئی ہے سودل مسوس کے اپنے کمرے میں جانے کے بجائے دوبارہ سے نیچے آ گیا۔ دل میں نجانے کیا سمائی وہ پچھلے حصے میں آ گیا۔

جینز کی دونوں جیبوں میں ہاتھ ڈالے اس کے سوچوں کا محور ثمین ہی تھی۔ وہ بڑی بیچینی سی محسوس کر رہا تھا۔ ابھی وہ پچھلے لان میں ایک طرف سے چلتے ہوئے پول کے پاس پہنچا ہی تھا کی اس کی نگاہ جس ہستی پر پڑی اسے دیکھتے ہی ایلیار کے ہونٹوں پر مسکراہٹ اور آنکھوں کی چمک میں اضافہ ہو گیا

www.kitabnagri.com

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی ای میل کریں۔

Page 63

Posted on Kitab Nagri

”تمہارے علاوہ میری سوچوں میں ہے کون ایلی۔ تم سے ناراض رہا ہی کہاں جاتا ہے۔“ ثمنین اب بھی جیسے خوابوں کے دیس میں کھوئی ہوئی تھی، چاند کے عکس کو دیکھتے ہوئے وہ ایلیار کے تصور سے ہی بولی تھی

”اے ہیلو... میں یہاں ہوں حقیقت میں۔“ ایلین نے مسکراتے ہوئے اس کے چہرے کے آگے چٹکی بجاتی۔

”تم....“ ثمنین جیسے ہوش میں آگئی۔ تیزی سے خود کو سنبھال کر سر پر لیا اسکارف صحیح کیا۔ ایلیار کی نگاہ پھر سے بھٹکی تھی مگر نگاہ کو قابو میں کرنا ایلیار کو اچھے سے آتا تھا

”کب آئے تم۔“ اپنا ریشمی دوپٹہ اچھے سے شانوں پر پھیلا کر وہ گھبرا بھی رہی تھی۔
 ”میرے خیال سے تم سے کچھ سال پہلے آیا ہوں۔“ دھم سے وہی ٹائلس والے فرش پر بیٹھ کر وہ بڑی
 شرارت سے اسے دیکھ کر بولا۔

”ہاہا..... واٹ اے جوک۔“ شمین نے ناک چھڑا کر اسے گھورا۔ ایلیرازور سے ہنس دیا۔ وہ منہ بناتی پول کے پاس سے اٹھ کر وہاں رکھی آرام دہ کرسیوں کے پاس آکر بیٹھ گئی۔

”تم یہاں کیا کر رہی ہو میں تمہیں ڈھنڈنے تمہارے روم تک گیا تھا۔“ ایلپار بھی آکر اس کے سامنے والی ایک کرسی پر بیٹھا تھا۔

Posted on Kitab Nagri

”مل گئی فرصت تمہیں مجھے ڈھونڈنے کی۔“ ناچاہتے ہوئے بھی اس کی زبان سے شکوہ پھسلا تھا۔
حالانکہ خود بھی آج کل اس سے دور رہ رہی تھی۔

”اوہ میرے سرکار ناراض ہے، میرا اندازہ درست نکلا۔“ ایلیا را طمینان سے کرسی پر ٹیک لگا کر پیر پھیلا کر آرام دہ حالت میں ہو گیا۔

”کیوں میں ناراض نہیں ہو سکتی۔“ وہ روٹھی روٹھی اسے دیکھ رہی تھی۔

”کیوں نہیں ہو سکتی ہو بالکل ہو سکتی ہو مگر تم کچھ زیادہ ہی ناراض رہتی ہو۔“ وہ اپنی گردن موڑ کر اس کے حسین چہرے کو گرفت میں لے کر بولا شمین نے بس منہ ٹھہرا کیا۔

”منہ مت ٹیڑھا کیجئے۔ اتنے دن سے ڈھنگ سے خود بات بھی نہیں کر رہی ہے اور شکوہ مجھ سے۔ کال کا جواب نہیں اور آج منہ چڑا کر بھاگ گئی، ڈنر کے وقت جب بلا رہا تھا کی واک پر چلو تب بھی کیوں نظر انداز کیا۔“ ایلین نے بھی سارے شکوے اپنے ایک ایک کر کے سنا دیئے۔

”مجھے تمھاری ممی کی چھتی نظریں نہیں سہنی۔ اس رات کے بعد سے وہ تو مجھے کچا چبانے کے لئے گھورتی ہے اگر تم سے بات کیا ساتھ دیکھ بھی لیں تو یقین کرو وہ مجھے شاید نگل ہی جائے۔ ایسی ممی ہے تمھاری بلا وجہ میرے پیچھے پڑی ہے۔“ وہ بھی کہاں تک برداشت کرتی آخر بول ہی دیا مگر روانی سے بولتے بولتے زبان دانتوں تلے دہالی کچھ بھی تھا وہ اس کی ممی تھی۔

Posted on Kitab Nagri

”اتنا بڑا سر کس بات پر ہلایا۔“ بھویں سکڑ کر شمین کا مسکراتا چہرہ دیکھا۔

”اس بات پر نہیں ہوں ناراض“ وہ کہہ کر ہنسی

”ساتھ ساتھ یہ بھی کہو لاکھ دنیا کھانے، ننگے کے لئے گھورے مجھ سے دور نہیں رہوں گی۔“ شمین کو اس کی بات پر بڑی ہنسی آئی تھی۔ ایلینار بھی کھل کر ہنسا تھا۔

”ایلی آج بتاؤں کیا ہوا۔“ وہ ساری ناراضگی بھلا کر اسے شام کا سارا قصہ سنانے لگی۔ ایلیاں بہت غور سے سب سن رہا تھا۔

”اور انہوں نے کتنی بری طرح سے میرا دل دکھایا۔“ ثمنین کو فائق صاحب کی باتوں کا اب بھی غم تھا،
چہرے پر دکھ کے سائے چھا گئے۔

”اس میں تم اداس ہونے کے بجائے یہ غور کرو کی وہ کم سے کم آج تم سے بولے تو۔ پیکٹ وہ ملازم کے ہاتھ بھی بھجوا سکتے تھے مگر وہ خود دینے آئے۔ اس لئے کہیں نا کہیں وہ تم سے انسیت رکھتے ہے، ہے نا۔“ ایلیار نے اس بار اسے پیار سے سمجھایا تھا۔ شمین بس اسے دیکھ کر رہ گئی چہرے پر اب بھی دکھ کے بادل تھے۔ ایلیار اپنی جگہ سے اٹھ کر اس کے پاس آکر وہی بیٹھ گیا۔

”تم وہی بیٹھو میں تم سے ناراض ہوں۔“ ثمنین پرے کھسک کر منہ ٹھیرا کر کے بولی۔ ایلیار نے آنکھیں سکڑ کر اسے دیکھا۔ وہ تسلی دینے آیا اور محترمہ ناراضگی دکھا رہی ہے۔

"کچھ دیر پہلے ڈھائی من کا سرکس بات پر ہلایا تھا۔" وہ ابرو تانے اسے مصنوعی غصے سے دیکھنے لگا۔

Posted on Kitab Nagri

”وہ بس ایسے ہی تھا، میں تم سے دور رہنے کی کوشش میں تھی تو کم سے کم تم ہی ڈھنگ سے بولتے۔ مجھ سے وجہ پوچھتے جیسے آج آکر بول رہے ہو، ویسے اتنے دن میں ایک بار بھی نہیں پوچھا۔ کام تھا تو کیا ہوا بندہ سامنے والے سے پوچھ تو سکتا ہے کی کیا بات ہے؟ کیوں دوری ہے۔“ ثمنین کی ساری خوبیوں میں سے ایک خوبی یہ بھی تھی وہ جلدی معاف نہیں کرتی تھی خاص طور سے اسے تو وہ لہجی بھی نہیں۔ ترتر بولتی اس کی ساری خطائیں گنواتے ہوئے اس کی ناک بھو چھڑی ہوئی تھی۔ اب اپنے گناہوں کو پہلے بخشواؤں پھر بات کرو ایلیار صاحب، وہ دل ہی دل میں سوچ کر کر رہا۔

”اف میں نے کیسے سوچ لیا کی میرے جرم اتنی آسانی سے بخش دیئے جائیں گے۔ بھول گیا تھا ایک ایک جرم کی معافی مانگتے ہوئے ہاتھ پاؤں ناجڑوا لیا جائے تب تک کہاں خلاصی ہونے والی ہے۔ لائے میڈم اپنے پیر، پیروپر گر جاؤں۔“ بولتے بولتے وہ اس کے پاؤں کے پاس ہی جھکنے لگا کی ثمنین گھبرا کر اٹھ گئی، اس کیابھروسہ اس کے پاؤں ہی پکڑ لیں۔

”کبھی سدھر نامت پیر پڑنے کے لئے تھوڑی نہیں کہہ رہی ہوں۔“ کچھ گھبراہٹ کچھ غصے سے وہ تپ کر بولی۔ ایلیار نے ہنس کر اس کا ہاتھ تھام کر اسے پھر سے اپنے پاس بیٹھا لیا۔

”اچھا بابا سوری کیا کروں می نے بری طرح سے کاموں میں پھنسا یا ہوا تھا مجھے اس لئے تم سے باتیں نہیں کی تم سے ڈھنگ سے ملاقات نہیں کی۔“ ایلیار نے بڑی نرمی سے وضاحت دی، ثمنین نے آہستہ سے اپنے ہاتھ اس کے ہاتھ سے چھڑا لئے۔

Posted on Kitab Nagri

”معاف نہیں کروں گی؟“ ایلیار نے بیچاری والی شکل بنائی۔ ثمین نے ناک چھڑا کر سر انکار میں ہلایا۔
”قسم لے لو جو تمہارا خیال ایک بار بھی میرے ذہن سے دور رہا ہو، زر اس ابھی کام میں دل نہیں لگ رہا
تھا۔ یار کتنا عادی بنا دیا ہے تم نے اپنا۔“ وہ بولتے بولتے ایسی بیچاری سی شکل بنا کر بول رہا تھا کی ثمین
سب بھلا کر کھلا کھلا کر ہنس دی۔ پورے لان میں اس کی مترنم ہنسی کی آواز نے ماحول اور بھی
خوبصورت بنا دیا۔

”میری بے بسی پر ہنسا جا رہا ہے۔“ جھوٹی ناراضگی سے اسے دیکھا۔
”بالکل نہیں۔“ وہ ہنسی پر قابو پاتی اس کے پرکشش چہرے کو بہت ہی پیار سے دیکھ رہی تھی۔ کوئی
نہیں جان سکتا تھا وہ اس سے کتنی محبت کرنے لگی ہے۔ اتنی کی اگر وہ اسے دیکھے بھی نا تو وہ سانس بھی نا
لے پائے۔ اپنی اتنی سالوں کی زندگی میں بس ایلیار ہی وہ تھا جس سے اس نے اتنی شدت سے محبت کی
ہے۔ وہ اس کے لئے حیات تھا اگر وہ اسے نا ملے تو شاید وہ مر جائے ثمین کی آنکھیں اسے دیکھ کر نم
ہونے لگی۔

”اے... کیا ہوا یہ آنکھیں کیوں نم ہو گئی۔“ ثمین کو ہی دیکھتے ایلیار نے فوراً ٹوک کر بے اختیار اس کا
ہاتھ تھام لیا۔

Posted on Kitab Nagri

”تم ہمیشہ میرے پاس رہو گے نا؟“ مجھ سے محبت کرتے ہونا؟“ وہ پوچھنا چاہتی تھی مگر پوچھ نہیں پائی۔ اس سے جتنی بھی محبت کرتی ہو کبھی وہ اس سے اظہار محبت نہیں کر سکتی تھی۔ بس آنکھوں میں یہی سوال تھا ایلیار بس مسکرا دیا کچھ کہا نہیں۔

”اچھا یہ سب چھوڑو..... یہ بتاؤں میرا حصہ کہاں ہے ان چاکلیٹس میں سب کو سخاوت سے بانٹی مجھے تو چکھایا بھی نہیں۔“ اس کا شرارت سے کہنا تھا کی شمین نے کھسیا کر سر پر ہاتھ مارا۔ ”میں ابھی لاتی ہوں۔“ وہ تیزی سے اٹھنے لگی تھی کی ایلیار نے اس کا ہاتھ پر گرفت مضبوط کر دی۔

”پاگل میں تو ایسے ہی کہہ رہا تھا۔ تم بس یہی بیٹھو ایسا لگ رہا ہے کتنے دنوں بعد تم سے باتیں کر رہا ہوں.. تمہیں دیکھ رہا ہوں۔“ شمین اس کی باتوں کے جادو میں کھوئی ایک ٹک اسے دیکھے جا رہی تھی، وہ اس کا ہاتھ چھوڑ کر پھر سے اپنی جگہ پر جا کر بیٹھ گیا۔

”میں تو پوچھنا بھول گئی تم مجھے کیوں ڈھونڈ رہے تھے ایل؟“ شمین کا بیوقوفانہ سوال۔ ایلیار نے تاسف سے گردن ادھر ادھر ہلائی۔

www.kitabnagri.com

”تم سے جھاڑو دلوانا تھا۔“

”میں تمہیں ماسی لگتی ہوں۔“ وہ فوراً برامان گئی۔

Posted on Kitab Nagri

”جب تم ایسا سوال کروں گی تو یہی کہوں گا نا۔ آف کورس تم سے باتیں کرنے کے لئے یہاں آیا ہوں اسی لئے ڈھونڈ رہا تھا اور اب تم نیند نیند کر کے بھاگنا مت سمجھی، چپ کی سی بیٹھی رہنا۔“ وہ اطمینان سے کہہ کر وہی لیٹ گیا۔ سر کے نیچے ہاتھوں کا تکیہ بنالیا۔

”اچھی زبردستی ہے نیند آئیں گی تو کہوں نہیں۔“ شمین نے عادت کے مطابق ناک چھڑائی۔ ایلیار نے سر گھما کر دیکھا۔

”یہ بتاؤ کی..... وہ آہستہ آہستہ بولنا شروع ہو چکا تھا۔ دونوں اوٹ پٹانگ بولتے، ہنستے مسکراتے ایک دوسرے سے لگاتار باتیں کئے جارہے تھے۔ یہاں تک کی شمین کی پلکیں بوجھل ہونے لگی۔ ایلیار نے اس کی نیند سے گلابی ہوتی آنکھیں دیکھی پھر چاروں طرف نظر گھمائی۔ ہر سورات کا سناٹا، نرم چلتی ہوا آسمان پر چھایا چاند، اتنا خوبصورت ماحول کیسے کسی کو نیند آسکتی ہے۔ اس نے کچھ سوچ کر مسکرا کر شمین کو دیکھا

”تمہیں یہ جگہ کیسی لگتی ہے ثمین؟“ ثمین نے تعجب سے اس کی طرف دیکھا یہ کون سا وقت ہے

اس سوال کا

”اچھی ہے، بہت پیاری، میں تو بہت آتی ہوں یہاں جب بھی نیند نہیں آتی بہت سکون ہے یہاں۔“

شمین نے چاروں طرف دیکھتے ہوئے اپنے گھنٹوں کو موڑ ٹھوڑی ان پر ٹکا دی۔ کچھ سردی سی محسوس ہو رہی تھی

Posted on Kitab Nagri

”اچھا تم راتوں کو اکیلی یہاں آتی ہو؟“ ایلینار نے بہت تعجب سے اسے دیکھا۔

”ہاں کیا ہوا۔ اس میں تعجب کی کیا بات ہے۔“ وہ سادگی سے بولی۔

”بڑی بہادر ہوتی، میں تو کبھی بھی اکیلے نہیں آؤں، آج تم تھی تو اتنی دیر تھی تو میں یہاں بیٹھ گیا۔“

ایلیار نے توصیفی نظروں سے اسے دیکھا

”کیوں نہیں آتے ڈر لگتا ہے۔“ اس بار ثمنین نے شرارت سے اسے چھیڑا۔

”ہاں تو ان سے ملتے ہوئے ڈر لگتا ہے“

”کس سے؟“ ثمنین چونک گئی وہ کس کی بات کر رہا ہے جس سے وہ ابھی تک نہیں ملی

”ارے تمھاری ملاقات نہیں ہوئی ان سے۔ یہی تو رہتے ہے وہ۔ گھر میں سب کی ملاقات ہوتی رہتی

ہیں۔ سب کی بڑی عقیدت ہے ان سے۔ “ثمنین نا سمجھی سے اسے دیکھ رہی تھی

”تم نے کبھی دیکھا ہے رات کے وقت کسی کو یہاں آتے۔ سب یہاں بس دن میں آتے ہے یا کبھی

کوئی مسئلہ پیش آیا تو وہ پسند نہیں کرتے مگر تمہیں لگتا ہے بہت پسند کرتے ہے جب ہی کبھی کچھ کہا

نہیں۔“ ایلیر ایک دم بڑی سنجیدگی سے کہتے ہوئے ثمنین کے الجھے الجھے چہرے کو دیکھ رہا تھا۔

”اب بول بھی دو کون ہے وہ؟“ شمین اس بار جھنجھلا گئی۔

”جن صاحب اور کون“

”جن“ ثمنین کا سانس اٹک گیا

Posted on Kitab Nagri

”تمہیں نہیں معلوم۔ عجب! بھابھی نے نہیں بتایا وہاں پیڑوں کے اس پار ہے شاید ان کا مزار ہے وہاں۔“ اس نے انگلی سے اس طرف اشارہ کیا جہاں درختوں کا جھرمٹ تھا۔

”یہاں سب کو ان سے بڑی عقیدت ہے، سب کی مشکل حل کرتے ہیں مگر کوئی رات کو یہاں آنے کی ہمت نہیں کرتا۔ سب تمہاری طرح سے بہادر نہیں ہیں نا مگر حیرت ہے تم سے نہیں ملے ہے۔ اب ان کے تہجد کا وقت ہو رہا ہے۔ اٹھنے والے ہوں گے تھوڑی دیر بیٹھو ابھی وہ آجائے گے تو تمہیں ملو دوں گا۔“ ایلینا بڑی سادگی سے ساری اطلاعات دے رہا تھا اسے۔ شمین نے اپنے دل پر ہاتھ رکھ لیا جو دہل اٹھا تھا۔ وہ اپنی جگہ سے اچھل کر ایلینا کے پاس آ بیٹھی۔

”کیا ہوا یہاں کیوں آ گئی۔“ ایلینا نے تعجب سے اس کے ڈرے ڈرے چہرے کو دیکھا۔
”ایلی چلو ہم اندر چلتے ہیں، مجھے نہیں ملنا ان سے۔“ شمین نے خوف کے عالم میں اس کا بازو تھام لیا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

”تم ڈر رہی ہو۔“ ایلینا نے غور سے اس کا چہرہ دیکھا جہاں ہوائیاں اڑ رہی تھیں۔
”ہاں بہت زیادہ، چلو نا اندر چلے اب رات بہت ہو گئی ہے۔“ اس کا بازو تھامے وہ منت کرتے ہوئے چاروں طرف خوف سے دیکھ رہی تھی۔

Posted on Kitab Nagri

”میں نہیں مان سکتا۔“ ایلیار نے اس سے اپنا بازو چھڑوانے کی کوشش کی خوف میں وہ اس کے بہت قریب ہو گئی تھی۔ ثمین نے اور بھی سختی سے اس کا بازو دبوچ لیا۔

”مجھے ڈر لگ رہا ہے سمجھے۔“ ثمین نے اس ڈر میں بھی اسے ڈپٹاتا کی وہ اپنے بازو نا چھڑوا بیٹھے

”تم اتنی بہادر ہو۔ جو راتوں کو اٹھ کر یہاں ٹہلے جو بنا خوف کے اکیلے یہاں بیٹھے وہ ڈر پوک کیسے ہو سکتی ہے۔ میں نہیں مان سکتا۔“ وہ بار بار نفی میں سر ہلارہا تھا۔ البتہ اب اپنا بازو اس کے ہاتھ سے جدا کرنے کی کوشش ترک کر دی تھی۔

”وہ تو معلوم نہیں تھا اس گھر میں جن بھی رہتے ہیں۔ میں تو ان کے نام سے بھی ڈرتی ہوں۔“ ثمین کو سمجھ میں نہیں آ رہا تھا اسے یقین کیسے دلائے۔ ایلیار اسے مشکوک انداز میں دیکھ رہا تھا۔

”ایسے مت دیکھو میں واقعی بہت ڈر پوک ہوں۔ بہادری بس اوپر اوپر سے ہے سب۔ اندر سے میں بہت ڈر پوک ہوں، دیکھو نا میرے ہاتھ کیسے لرز رہے ہیں۔“ اس کی معصومیت وہ اپنے دونوں ہاتھ اس کے چہرے کے سامنے پھیلاتے ہوئے بولی آواز میں لرزش بھی تھی۔ ایلیار نے اس کے ہاتھوں کو دیکھا، مخملی احساس دینے والے گلابی گلابی ہاتھوں کی لرزش۔۔۔

اس نے تسلی دینے والے انداز میں اس کے ہاتھ تھام لئے۔

Posted on Kitab Nagri

وہ پھٹی پھٹی آنکھوں سے ہنستے ہنستے وہی کرسی سے نیچے گر گئے ایلیار کو دیکھ رہی تھی۔ بے ساختہ ذہن میں بابا کے گاؤں والے مزار کے منظر گھوم گئے۔ لوگوں پر سوار جن، کوئی جھومتا، کوئی روتا، کوئی چلاتا، اور کوئی ہنستا ہوا جن، ہر کوئی چلاتا۔ ”نہیں چھوڑوں گا نہیں چھوڑوں گا۔“ وہ سب سوچ کر بدحواس سی ہو گئی۔

”ایلی.. ایلی تم پر جن آگیا۔“ اس کے پاس ہی وہ گرتی پڑتی بیٹھ گئی۔ ایلیار کی ہنسی میں اور بھی اضافہ ہو گیا اب تو وہ باقاعدہ پیٹ پکڑ کر ادھر ادھر لوٹ لوٹ پوٹ رہا تھا۔

”اللہ میں کیا کروں؟ اہلی پر اب جن آگیا۔ یہ تو میرے لئے یہاں آیا تھا، اب اس پر جن سوار ہو گیا وہ اسے کیسے چھوڑیں گے۔ سب میری غلطی ہے میں کیوں آئی یہاں اللہ اب کیا کروں۔“ وہ اب باقاعدہ آواز کے ساتھ رونا شروع ہو چکی تھی۔ اس کے رونے پر ایلینار اٹھ کر بیٹھ گیا بالکل سیدھا تن کر بیٹھا

اس کے پاس بیٹھی ثمنین خوف سے پیچھے کھسک کر بیٹھتے ہوئے اسے دیکھ رہی تھی۔ وہ تو بالکل سنجیدہ سا اپنی سرخ ہوتی آنکھوں سے اسے دیکھ رہا تھا، ثمنین کے رونے کے ساتھ ساتھ خوف میں اور بھی اضافہ ہوا تھا

Posted on Kitab Nagri

”ایسے مت دیکھو حسینہ عالم، میری ماہ جبیں، ہمیں تم سے عشق ہو گیا ہے۔ روز رات تمہیں یہاں دیکھ دیکھ کر میری نیت ڈواڈول ہو گئی ہے، ہم بری طرح سے تمہارے عشق میں گرفتار ہو گئے ہیں۔“ اف ایسے عاشق جن اس کی طرف میٹھی میٹھی نظروں سے دیکھتے وہ زرا سا اس پر جھکے۔ ثمنین بیٹھے بیٹھے ڈر کر دور کھسک گئی۔

”جانے من ڈرو مت ہم محبت میں چھونے کے قائل نہیں۔ ہم تو پہلے آپ سے عقد کرے گے پھر بڑی فرصت سے آپ کے ساتھ سہاگ رات منائے گے۔“ جن صاحب کچھ زیادہ ہی رومانٹک مزاج تھے اگر وہ جن ناہوتے تو ثمنین ان کا سر ہی پھوڑ دیتی مگر سر پھوڑے تو کیسے سر تو ایلیار کا ہے۔ اب تو اسے اپنے ساتھ ایلیار کی بھی جان بچانی ہے مگر کیسے؟ ثمنین کا گلا خشک ہو گیا۔

”مجھے نہیں کرنی آپ سے شادی آپ جنی سے شادی کر لے، وہ تو زیادہ خوبصورت ہوتی ہیں، میں کہاں خوبصورت ہوں۔“ ثمنین نے پیار سے انہیں منانے کی کوشش کی۔

”یہ جنی کیا ہوتا ہے؟“ جن صاحب کو جنی کا مطلب نہیں سمجھ میں آیا بڑے اچنبھے سے اس سے پوچھا۔

”جن کی مونٹ جنی ہی تو ہوتا ہو گا آپ اس سے شادی کر لیں۔“ ثمنین نے فوراً وضاحت دی۔

”واہ کیا مونٹ بنایا ہے مگر حسینہ عالم میرا دل آپ پر آ گیا ہے۔ خوبصورتی تو بہت ہے مگر ایسی معصومیت ایسی سادگی وہاں بہت کم ہو گئی ہے، سب ماڈرن ہو گئی ہیں جو ہمیں نہیں پسند۔ ہمارے ساتھ

Posted on Kitab Nagri

چلو ہم تمہیں اپنے دیس لے جائے گے، حسینہ نمونہ بنا کر ساری جہنمی لوگ کو دکھائے گے اور انہیں جلا جلا کر راکھ کریں گے۔ تمہارے ساتھ مل کر اپنی نسل سدھارنی ہے تا کی تمہاری جیسی بیوقوف میرا مطلب معصوم جہنمی بچیاں پیدا ہو۔ آؤ حسینہ عالم ہمارے ساتھ ہمارے دیس چلو۔“ لگاتار محبت کا اظہار کرتے ہوئے جن صاحب نے بڑی بے شرمی سے اس کا ہاتھ تھام کر اپنی طرف کھینچنا چاہا۔ ثمن نے ڈر کر ان کے ہاتھوں سے اپنا ہاتھ کھینچ لیا۔

”مجھے نہیں جانا آپ کے دیس آپ جیسے بے شرم جن کے لئے ماڈرن جنی ہی صحیح ہے۔ مجھے اور اہلی کو جانے دے میں آپ سے محبت و حبت نہیں کروں گی نا ہی مجھے کوئی نسل سدھارنی ہے۔“ ثمنین کو غصہ ہی آگیا بہت ہی غصے سے ان کو گھورا

”گستاخ لڑکی ہمارے پر پوزل کا ایسا جواب۔“ جن صاحب جلال میں آکر چیخے تو شمین دہل کر کرسی سے چپک گئی۔ وہ بالکل اس کے قریب آچکے تھے

”مجھے ہاتھ مت لگانا ورنہ۔“ شمین نے ڈر کر بھی انگلی اٹھائی۔ سارا ادب گیا بھاڑ میں

”کیوں؟ میں تم سے محبت کرتا ہوں حسینہ عالم۔ تم پر ہمارا پورا حق ہے۔“ وہ بڑی بے شرمی سے مسکرائے

Posted on Kitab Nagri

”اچھا مجھے تو بالکل بھی ایسا نہیں لگا کی تم ڈر رہی تھی۔ پٹر پٹر زبان چل رہی تھی، بے شرم کہا جا رہا تھا دھمکی دینے کے لئے انگلی بھی دکھائی اور تو اور جن کی مونٹ بھی کھوج لائی۔“ اس بار وہ سب سوچ کر پھر سے ہنسنے لگا۔

”میں رو رہی تھی۔“ ثمنین کا صدمہ کسی طرح سے کم ہی نہیں ہو رہا تھا، اس سے ایسی حرکت کی امید جو نہیں تھی۔

”ہاں تو کیا ہوا ہر روز یہی کرتی ملتی ہو روتی جھگڑتی۔“ اس نے جیسے ناک سے مکھی اڑائی۔

”یعنی تمہیں کوئی فرق نہیں پڑتا میں خوف سے مر رہی تھی۔ تم سے رو رو کر التجا کر رہی تھی۔ تمہیں اکیلے چھوڑ کر نہیں گئی اور تم میرے ساتھ ایسا سنگین مذاق کر رہے تھے۔“ ثمنین بے یقین سی اس کے ہنستے مسکراتے چہرے کو دیکھ رہی تھی۔ ایلیار نے بس ہونٹ گول کر کے سیٹی مار کر جیسے اسے اور چڑایا۔

www.kitabnagri.com

”تم نہایت ہی دھوکے باز ایک نمبر کے کمینے بد تمیز بیہودہ انسان ہو۔“ ثمنین تو جیسے بھڑک کر بے قابو ہوئی تھی اس سے پہلے کی وہ اٹھ کر اس کا بلی کی طرح منہ ہی نوچ لیتی وہ تیزی سے اٹھ کھڑا ہوا

Posted on Kitab Nagri

”ہر اوہ مارا۔“ ثمنین نے خوشی سے نارالگایاتھا، ایلیار غصے سے مڑ کر خوشی سے ہنستی ثمنین کو گھورنے لگا تھا۔ اس کا نشانہ بڑا زبردست تھا فٹبال بھی ایسے ہی مارا تھا۔ وہ پول کے کنارے کھڑا ہو کر نیچے جھکا تھا اور سلیپر اپنے پیرو کے پاس سے اٹھایا۔

”خوش ہو گئی تم، تمہارا نشانہ میں ہی بنتا ہوں اس دن فُٹبال اور آج سلپیر۔ یعنی ایلپارزین علی کو سلپیر سے مارا جا رہا ہے۔“ وہ اسے دیکھتے ہوئے خفا خفا سا کھڑا تھا۔ ثمنین کے دماغ میں وہی جملے کی تکرار ہوئی تھی ایلپارزین علی مگر اس نے سر جھٹک دیا۔

”تم اسی قابل ہو۔“ ثمنین ہنستے ہوئے اس کے قریب آنے لگی۔
 ”اب تو کلیجے میں ٹھنڈک پڑ گئی ہوگی مجھے مار کر۔“ وہ لڑاکا عورتوں کی طرح سیلپیر والا ہاتھ اٹھا کر جل کر
 اسے دیکھ رہا تھا۔

”ابھی کہاں کلیجے میں ٹھنڈک پڑی ہے سوا اور لگانی ہے۔“ ثمنین نے اس کے پاس آکر سلیپر چھیننے کے لئے ہاتھ بڑھا دیا۔

”اچھا تو لو لگاؤ سو۔“ اپنا ہاتھ ثمنین کے سر سے اوپر کر کے ہاتھ میں لیا سیلپر اس نے پول میں اچھا ل دیا

”ہائے میرا چیل۔“ وہ چیخ کر پول کی طرف مڑی۔ چیل اس سے بے پرواہ پول میں آرام سے ڈبکی لگا کر ڈوب گئے۔

Posted on Kitab Nagri

”چلا تو ایسے رہی ہو جیسے میں نے سلپیر نا اچھال کر تمہیں پانی میں اچھال دیا ہو۔“ وہ مزے سے مسکرا کر اس کا صدمے میں ڈوبا چہرہ دیکھ رہا تھا۔

”ایلی اب تو سچ میں دوسرا سلپیر لگا کر ہی مانوں گی۔“ ثمنین نے بے حد غصے سے اپنا دوسرا سلپیر بھی اتار لیا۔ اس سے پہلے کی وہ اسے وہ دے مارتی، ایلیار نے فرقی سے بڑھ کر اس کا سلپیر والا ہاتھ تھام لیا اور دوسرے ہی لمحے میں ہی ثمنین کا دوسرا سلپیر بھی پانی کے اندر جا چکا تھا۔ ثمنین کے ہونٹ وا ہو گئے۔

”ابھی چلو دوسرا دلا دوں مگر مارنا مت۔“ ایلیار نے بڑھ کر اس کا کھلا منہ اپنی انگلی اس کی ٹھوڑی کے نیچے رکھ کر بند کر دیا اور بولا ایسے جیسے اسے بہلا رہا تھا۔ ثمنین نے پوری طاقت سے ایلیار کے ہاتھ پر ہاتھ مارا تھا۔ ”وہ میرے فیورٹ سلپیر تھے۔ وہ میرے بابا نے مجھے دلائے تھے مجھے ابھی نکال کر دو۔“ پیر پٹج کر کہی گئی ثمنین کی بات پر اس بار ایلیار نے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر اسے دیکھا۔

”آریو کریزی! رات کے اس وقت پانی بہت ٹھنڈا ہے کہو تو تمہیں ڈال دوں۔“ وہ بولتے بولتے ایک قدم آگے بڑھا۔

www.kitabnagri.com

”ایلیار میں ساری زندگی تم سے نہیں بولوں گی مجھے سلپیر نکال کر دو۔“ ثمنین نے اس بار بھی ضدی انداز میں کہا۔

Posted on Kitab Nagri

”بولا تو پہلے تمہیں ڈال کر دکھا دوں، پانی ٹھنڈا ہے یا نہیں۔“ وہ شرارت آنکھوں میں بھرے ایک قدم اور بڑھا۔

”اگر ایسا کیا نا تو سچ میں نہیں بولوں گی۔“ اس کا ارادہ بھانپ کر وہ پیچھے کھسکتے ہوئے انگلی اٹھا کر اسے دھمکی دیتی دیکھ رہی تھی۔

”جیسے میں تم سے بولے بنا تمہیں دیکھے بنا نہیں رہ سکتا، اس طرح تم بھی نہیں رہ سکتی اس کا مجھے یقین ہے۔“ وہ شرارت سے قدم قدم آگے بڑھتا اسے ڈرا رہا تھا۔

”ایلی میں تمہیں جان سے مار دوں گی۔“ وہ ڈری ڈری بار بار دھمکیاں دیتی اسے شرارت پر اکسارہی تھی۔
 ثمنین پیچھے کھسکتے کھسکتے یہ بھول ہی گئی کی پیچھے پول ہے جس کا رخ پانی اسے نانی یاد دلا سکتا ہے۔
 انجانے میں کھسکتے کھسکتے اس کے قدم پیچھے کی طرف لڑکھڑائی تھے اور اس سے پہلے کی وہ پول میں گر جاتی ایلیا رفرتی سے اس کی کلائی تھام چکا تھا۔ اب یہ حال تھا کی وہ پول کی طرف جھکی اس کے رحم و کرم پر تھی۔

www.kitabnagri.com

”ایلی پلیز ہاتھ چھوڑنا نہیں۔“ اپنے پیچھے پول کے پانی کو دیکھ کر وہ ڈر کر چلائی۔

”چھوڑ دوں تو“ اس کے ڈرے ڈرے بلا کے حسین چہرے کو دیکھتے ہوئے وہ مسکرا رہا تھا۔ شمین کی کلائی پر اس کے ہاتھوں کی پکڑ مگر مضبوط تھی۔

Posted on Kitab Nagri

”تم نہایت ہی بد تمیز....“ اس سے پہلے وہ کچھ بولتی ایلیار نے اس کی کلائی کو جھٹکا دے کر زرا سا اور پیچھے پول کی طرف جھکایا تھا۔

”نہیں نہیں تم بہت اچھے ہو تم سے اچھا کوئی نہیں۔“ وہ ڈر کر جلدی سے چیختے ہوئے بولی تھی۔ ایلیار کی مسکراہٹ اور گہری ہوئی آنکھوں کی چمک میں اور اضافہ ہو گیا۔ ”تمہیں کتنا اچھا لگتا ہوں.. میرے بارے میں تمہارا دل کیا کہتا ہے۔“ وہ جانے کیا اس کے منہ سے سننا چاہتا تھا۔

”بہت اچھے سب سے اچھے.. ایلی گرانامت۔“ ثمین نے جلدی سے کہتے ہوئے، اپنے دوسرے ہاتھ سے بھی اس کی کلائی تھام لی تھی۔

”صرف اچھا یا کچھ اور.... جلدی بولو۔“ وہ آج سب سن لینا چاہتا تھا۔ ثمین کی کلائی کو ہلکا سا جھٹکا دیا تھا۔ ثمین ڈر کے مارے بری طرح سے چیخی اور سر کو نہیں نہیں کہتے ہوئے جو جنبش دی تو یہی وقت تھا کی ہوا کے جھونکے سے اس کا اسکراف جو آج بناپن کے باندھا ہوا تھا، وہ پہلے ہی ڈھیلا ہو چکا تھا کھل کر اس کے سر سے سرکتا پھر کاندھے اور گلے سے پھسلتا جا کر اڑتا ہوا پانی کی سطح پر گر کر تیرنے لگا تھا۔

Posted on Kitab Nagri

گلے سے کھینچ کر اٹھا کر اس کے سر پر ڈالا تھا پھر اس کے چہرے کے ارد گرد باندھ دیا، گویا جیسے خود ہی اس کا پردہ برقرار کر دیا ہو۔

شمین آنکھوں میں آنسو بھرے اس انسان کو دیکھ رہی تھی جس پر وہ قربان تھی جو اس کی روح میں سما چکا تھا... آج سے، ابھی سے وہ اسے اپنا سب کچھ مان بیٹھی

”میں تمہارا اسکارف لاتا ہوں۔“ وہ اور کچھ کہے بغیر اور اسے دیکھے بنا ہی دوسرے ہی لمحے میں پول میں کود چکا تھا۔ اتنے سرد پانی میں وہ بے حچک صرف اس کے لئے کود گیا۔ ثمنین بت بنی اسے پانی میں تیرتے دیکھ رہی تھی۔

ایک بار اسکارف لا کر کنارے پر رکھتا دوبارہ پانی میں ڈبکی لگا چکا تھا۔ ثمنین اب بھی اسی پوزیشن میں بت بنی کھڑی تھی، جیسے کسی نے پتھر کا کر دیا ہو۔ کچھ لمحے وہ یوں ہی پانی میں ہی غرق رہا تھا تھوڑی دیر میں ہی وہ پول کے باہر تھا۔ اس کے ہاتھ میں ثمنین کے وہی سلپر تھے جو اس نے پھینکے تھے۔ ثمنین کی آنکھوں سے آنسو نکل کر گالوں پر بہنے لگے۔ ایلپار سلپر اور اسکارف اٹھا کر اس کے پاس آگیا

”یہ لو۔“ سنجیدگی سے کہتے ہوئے جھک کر سیلیپر اس کے پیرو کے پاس رکھ کر اس کے پیرو کو باری باری اٹھا کر سیلیپر میں ڈال دیا وہ ساکت سی بہتی آنکھوں سے اسے دیکھ رہی تھی... سیلیپر اس کے پیرو میں

Posted on Kitab Nagri

گالوں پر سے اٹھایا تھا۔ ثمنین کوئی بھی احتجاج کئے بنا بس اسے دیکھ رہی تھی۔ نا اس نے کچھ کہانا ثمنین نے کوئی اظہار کیا مگر دونوں نے ہی ایک دوسرے کے دل کا سارا حال جان لیا تھا۔ ایلیار نے ثمنین کے چہرے کو دیکھا جہاں اب گلابیاں سی گھل رہی تھی۔

”تم بھیگی بھیگی کیسی لگوں گی۔“ وہ ایک خواب کے عالم میں اسے دیکھ رہا تھا۔

”ہوش میں آ جاؤ تم۔“ ثمنین شرماء کہتی جانے کے لئے مڑی۔

”سو تو لگاتی جاؤ۔“ ایلیار نے فوراً اس کی کلائی تھامی

”تم خود لگالو۔“ اپنی کلائی چھڑانے کی کوشش کرتی منہ بنا کر بولی۔

”کیوں اب غصہ نہیں۔“ کلائی تھامے تھامے ایلینار اس کے قریب ہو گیا۔

”تم ہاتھ چھوڑو بس میرا۔“ وہ نروس ہی ہو رہی تھی اس کی نگاہوں سے، اوپر سے بار بار سرکتا دوپٹہ، وہ ایک ہاتھ سے دوپٹہ سنبھالتی ایک ہاتھ سے اپنی کلائی چھڑاتی ایلیار کو شرارت پر اکسار ہی تھی

www.kitabnagri.com

”جن کے اظہار کا کوئی جواب تو دیتی جاؤ جنی۔“ اس بار وہ اتنی معنی خیزی سے بولا تھا کہ ثمنین نے اپنے ہاتھ چھڑانے کی کوشش چھوڑ کر کے اس کی طرف دیکھا۔ آنچ دیتی نظریں کچھ کہتی کچھ چھپاتی اس کی جادو کر دینے والی آنکھیں ثمنین نے تیزی سے نظریں چراہی

Posted on Kitab Nagri

”اظہار جن نے کیا تھا اسی کو جواب دوں گی۔ تم کیوں بیچ میں پڑ رہے ہو۔“ اس کا جواب سن کر ایلینار کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آگئی۔ شمین کی کلائی چھوڑ کر وہ اپنے گیلے بالوں میں انگلیاں چلانے لگا۔ شمین نے پھر سے اس کی طرف دیکھا پورا بھگیا ہوا ایلینار۔

”کپڑے چنچ کر لوایلی سردی لگ جائے گی۔“ اسے بھیگا ہوا کھڑا دیکھ کر ثمنین کو فکر ہوئی۔

”ہمم... بدل لوں گا مگر تم اب ناراض تو نہیں نا مجھ سے۔ میری وجہ سے تم پریشان ہوئی۔“ اپنی شرٹ کی آستین کہنیوں تک چھڑاتے ہوئے وہ پھر سے پوچھ بیٹھا۔

”ناراضگی وہ بھی تم سے وہ تو اب بھی ہے۔ میں ایسی ناراض ہوں اتنا کی غصہ سے دل چاہ رہا ہے تمہارا خون پی جاؤں اتنا خون خشک کر دیا تھا میرا۔“ ثمنین کو ساری باتیں پھر سے یاد آ گئی، کیسے اس نے جنات والا مذاق کر کے اسے پریشان کر ڈالا تھا۔ ابھی تک اس نے سوری بھی تو نہیں کیا تھا۔

”اچھا چلو پھر تمہیں فریش جوس پلا آتا ہوں۔ نہیں بلکہ میں ایسا کرتا ہوں تمہارا غصہ ٹھنڈا کرنے کے لئے ایک دوسرا کام کرتا ہوں۔“ وہ بولتے بولتے کچھ سوچ کر اسے دیکھتے ہوئے مسکرا اٹھا آنکھیں

”کیسے کروں گے غصہ ٹھنڈا۔“ ثمنین نے اپنی کمر پر ہاتھ رکھ کر اسے ناک بھو چھڑا کر دیکھا۔ ایلپار نے ایک قدم کی دوری پر پانی سے بھرا پول دیکھا تھا جس پر نیلی روشنی کا جال بچھا ہوا تھا۔ ”ایسے۔“ اس

Posted on Kitab Nagri

سے پہلے کی وہ کچھ سمجھتی وہ اس کا ہاتھ تھام کر پول میں کود چکا تھا۔ ثمنین کی چیخ اس کی حلق میں ہی دب گئی کیونکہ پانی میں گرتے ہی اس نے پہلی ڈبکی لگائی تھی اور اس سے پہلے اس کا سانس رک جاتا ایلیار نے فرقی سے اسے کمر سے تھام کر پانی کی سطح پر کر دیا۔ وہ لمبے لمبے سانس لینے لگی ایسا لگ رہا تھا کی دم ہی نکل گیا ہو۔ سانسیں درست ہوئی تو آنکھیں کھول کر خود کو دیکھتے ایلیار کو شیرنی کی طرح دیکھا تھا۔

”اللہ تم کتنے کمینے انسان ہو، میں مر جاؤں گی مجھے تیرا نہیں آتا تم اتنے مکار انسان ہو۔ تم میرے پیار و محبت کے قابل ہی نہیں ہو۔“ اس پر غراتی وہ ایلیار کو پھاڑ کھانے کے لئے جیسے گھور رہی تھی۔ ساتھ ہی وہ اتنی خوفزدہ تھی کی ڈوبنے سے بچنے کے لئے اس نے ایلیار کی ہی شرٹ کا ندھے سے بری طرح سے دبوچ رکھی تھی۔ اس حالت میں دونوں ایک دوسرے کے بے حد قریب تھے۔

ایلیار مسکراہٹ دباتا اس بھگے بھگے کھلے ہوئے کنول کو دیکھ رہا تھا۔ گوری رنگت جیسے پانی میں دھک اٹھی تھی بھگی بالوں کی لٹیں، چہرے پر پھسلتی پانی کی بوندیں، وہ جیسے بے خود ہونے لگا۔ کچھ دیر پہلے دل میں یہ خواہش ابھری تھی کی وہ بھگی ہوئی کیسی لگیں گی لیکن یہ نہیں معلوم تھا کی اس کے ہوش ہی اڑا دیں گی۔

”ایلیار نکالو مجھے ورنہ میں تمہارا گلابا دوں گی منحوس انسان۔“ وہ ثمنین تھی اسے اچھے سے آتا تھا اس کا سارا موڈ بگاڑ کر اس کے جذبات پر پانی پھینکا۔ ایلیار نے ایک گہری سانس لی۔

Posted on Kitab Nagri

”میں ہوں ناتم کو ڈوبنے نہیں دوں گا۔“ شمین نے دانت پیستے ہوئے اسے دیکھا۔
 ”میں تمہارا خون کر دوں گی مجھے نکالو پانی سے۔“ شمین کا پارہ ہائی ہونے لگا تھا اتنا کی دل کہہ رہا تھا اس کا
 سر ہی پھوڑ دے

”مجھے اپنا قتل تھوڑے ہی کروانا ہے باہر نکل کر۔“ اس کا غصہ اسے اور بھی شریر کر رہا تھا اس کی شرارت عروج پر تھی ثمنین نے شعلہ ور نظروں سے اسے دیکھا۔

”جب تک غصہ اترتا نہیں ایسے ہی ایک اور ڈبکی لگالو۔“

”نہیں نہیں ایلی پلیز۔“ وہ بولتی ہی رہ گئی اسے لئے لئے وہ دوبارہ پانی میں غرق ہوا تھا۔ شمین بری طرح سے مچل رہی تھی۔ ہاتھ پاؤں مارتے ہوئے ایلیمار کے شانوں کو جکڑ کر وہ اس سے ہی لگ گئی۔ دوبارہ پانی کی سطح پر آتے ہی اس نے گہری گہری سانسیں لی تھی۔ ایلیمار بس اسے دیکھے جارہا تھا۔

”تم کتنے ظالم ہو ایلی تم مجھے مار ڈالنا چاہتے ہو۔ اللہ میں...“ بات کرنے سے پہلے ہی وہ چھینکنا شروع ہو چکی تھی

”یار کتنی نازک ہو تم۔“ ایلیا رہنستے ہوئے اسے تھامے تھامے پول کے کنارے لے آیا۔ ثمنین فوراً نکل کر وہی فرش پر ڈھیر ہو کر بیٹھی تھی۔ وہ اب بھی البتہ پول کے اندر کنارے پر فرش پر کہنی ٹیکے اسے دیکھ رہا تھا جواب بار بار چھینکے جا رہی تھی۔

Posted on Kitab Nagri

”بڑا ہوں تم سے تمیز سے۔“ ایلیار نے فوراً اسے یاد دلانا چاہا۔

”مجھے مارنا چاہا تب تمیز کہاں گئی تھی۔“ آہستہ آہستہ چلتی بار بار وہ چھینک بھی رہی تھی اور لڑے بھی جا رہی تھی، ایلیار نے اپنے کان بند کر لئے پھر دونوں اسی طرح چلتے چلتے اندر آئے تھے۔ بڑبڑاتی ٹمین اور چپ چاپ سنتا ایلیار۔

”اچھا بس کرو کان پک گیا میرا۔ تم روم میں جا کر چینیج کرو میں تمہارے لئے کوئی میڈیسن لاتا ہوں۔“

سیڑھیوں کی طرف بڑھتے ہوئے اس بار وہ ٹمین کو ٹوک چکا تھا۔

”پہلے خون خشک کرو پھر مارنے کی کوشش کرو اور پھر دوا لا کر دو۔“ سیڑھیاں چھڑتی ٹمین کے غصے کا گراف کم ہی نہیں ہو رہا تھا۔

”یا اللہ لڑکی ہے یاد شمنوں کی سردار، معاف نہیں کر سکتی تم۔“ ایلیار بے بسی سے وہی سیڑھیوں پر رک گیا۔

”کس کس بات پر معاف کروں، ایک ہو تو معاف کر دوں۔ پہلے دن سے تم نے پریشان کرنے کا ٹھیکا لے رکھا ہے۔ اب تو حد کر دی تم نے مجھے مار ہی دینا چاہا۔“ اس بار باری ٹمین کی تھی اسے ستانے کی اس لئے دل ہی دل میں خوش وہ ایلیار کے پریشان چہرے کو دیکھ کر تیز تیز بول رہی تھی۔

”اچھا اپنا لاؤڈ-اسپیکر تو زرا کم کرو۔“ ایلیار نے آہستہ بول کر اسے چپ کرانا چاہا۔

”مجھے ڈرا کر تو بڑے ترم خان بن رہے تھے اب ڈر کر بھیگی بلی بن رہے ہو اور۔“

Posted on Kitab Nagri

”جی نہیں اسے مصلحت کہتے ہیں اللہ کے علاوہ ڈرتا میں کسی سے نہیں۔“ ایلیار نے اسے ٹوک کر
گردن اکڑاپی۔

”بڑے آئے مصلحت والے ڈرپوک کہیں کے“ _

”میں نا تمہیں دوبارہ اٹھا کر پانی میں ڈال آؤں گا“۔

”ہاتھ تو لگا کر دکھاؤ مجھے بتاتی ہوں“

”اچھا مجھے دھمکی یعنی ایلیرازین علی کو دکھاتا ہوں چھو کر اور بار بار چھو کر۔“ جیسے ہی اس نے ثمنین کا ہاتھ پکڑ کر اسے کھینچ کر اپنے قریب کرنا چاہا۔ ثمنین نے ہاتھ اٹھا کر اسے ایک تھپڑ لگایا تھا۔

اب یہ شمیں اور ایلپار کی شامت آنی تھی کی اسی وقت فائق صاحب اور نگار اپنے روم سے باہر نکلے تھے۔ ان کے شور کی آواز پر وہ لوگ اپنے روم سے نکل آئے تھے۔ دونوں نے تعجب سے شمیں کو تھپڑ

مارتے اور ایلپار کو ہنستے ہوئے دیکھا تھا

”تمھاری یہ ہمت کی تم میرے بیٹے پر ہاتھ اٹھاؤ“ نگار غلط فہمی کا شکار ہو کر تیزی سے شمین کی طرف بڑھی تھی.....

(جاری ہے)

اسلام علیکم